ماہنامہ

دختران اسلام لاہور

اپریل 2016ء

معراج النبی ﷺ اور قدرتِ الٰہیہ کا مشاہدہ

ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما

یوم علامہ اقبالؒ اور تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ

آغوش کے بچوں کے ہمراہ قائد ڈے تقریب

شیخ الاسلام کی 65ویں سالگرہ کے موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ کی طرف سے خصوصی تقریب

شہداء کی فیملیز کے ہمراہ قائد ڈے کی تقریب

شیخ الاسلام کی فیملی اور تحریکی بچوں کے ہمراہ قائد ڈے کی تقریب

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ

دخترانِ اسلام

لاہور

جلد:23 شمارہ:4 جمادی الثانی / رجب ۱۴۳۷ھ / اپریل 2016ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم
جی ایم ملک
منظور حسین قادری
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی
نوراللہ صدیقی
فرح ناز

ایڈیٹوریل بورڈ
رافعہ علی
عائشہ شبیر
سعدیہ نصر اللہ
راضیہ نوید

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

فہرس

اداریہ۔ یومِ اقبالؒ اور تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ		5
کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی کا کانووکیشن	علامہ محمد حسین آزاد	7
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب		
واقعۂ معراج النبیؐ۔ قرآن وحدیث اور سیرت کی روشنی میں	فاطمہ حسین	12
ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ	نواز رومانی	22
اسلام کا نظام طہارت و نظافت	ڈاکٹر ابوالحسن الازہری	29
نوجوان نسل کی اخلاقی تربیت کا صوفیانہ منہاج	آمنہ افضل	36
تادیب کی تحدید	محمد احمد طاہر	39
الفیوضات المحمدیہؐ		44
گلدستہ	نازیہ عبدالستار	45
تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں		47

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر / چیک / ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹیڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

یَسئَلُوْنَکَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ. (المائدۃ، ۵: ۴)

’’لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں، آپ (ان سے) فرما دیں کہ تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور وہ شکاری جانور جنہیں تم نے شکار پر دوڑاتے ہوئے یوں سدھار لیا ہے کہ تم انہیں (شکار کے وہ طریقے) سکھاتے ہو جو تمہیں اللہ نے سکھائے ہیں سو تم اس (شکار) میں سے (بھی) کھاؤ جو وہ (شکاری جانور) تمہارے لیے (مار کر) روک رکھیں اور (شکار پر چھوڑتے وقت) اس (شکاری جانور) پر اللہ کا نام لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ حساب میں جلدی فرمانے والا ہے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔‘‘

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص۵۹۱، ۵۹۳)

حمد باری تعالیٰ

الٰہی سہل میری زندگی کے امتحاں کردے
زمیں کو گل بداماں آسماں کو مہرباں کردے

یہ قطرہ ہے اسے پھیلا کے بحرِ بیکراں کردے
یہ ذرہ ہے اسے چمکا کے مہرِ ضوفشاں کردے

بھٹک پائے نہ کوئی راہرو راہِ صداقت سے
میرے حرفِ دعا کو تیرگی میں کہکشاں کردے

قدم اٹھتے نہیں اب تشنگی سے دھوپ میں یارب
رہِ منزل پہ اپنی رحمتوں کا سائباں کردے

چمن میں جو بھی آتا ہے وہ تنکے نوچ لیتا ہے
خدایا اور اونچی میری شاخِ آشیاں کردے

یہی ہے آرزو میری یہی ہے جستجو میری
میری حمدو ثناء کو تو دلوں کا ترجماں کردے

میرے ایماں کی کشتی بے خطر ساحل پہ جا پہنچے
کچھ اس انداز سے رخ پر ہوا کے بادباں کردے

جو تو چاہے تو سارے رازِ تخلیقِ دو عالم کے
عیاں کردے، نہاں کردے، نہاں کردے، عیاں کردے

تو اپنے فضل سے افسؔر کی حمدو نعت کو مولا
عطا لطفِ زباں کردے، عطا حسنِ بیاں کردے

(افسر ماہ پوری)

نعت رسول مقبول ﷺ

ان کی نظر سے جام پیئے جارہا ہوں میں
سب حسرتوں کے چاک سیئے جارہا ہوں میں

برہم مزاجِ یار کبھی اس طرح نہ تھا
شاید بغیر اذن پیئے جارہا ہوں

سازِ حیات جس کی نظر سے ہے نغمہ زن
ہر سانس اس کے نام کئے جارہا ہوں میں

دل خواہشوں کا ایک صنم خانہ تھا جسے
ہر آرزو سے پاک کئے جارہا ہوں میں

دل پہ بھی تیرا نام ہے کندہ مگر ندیم!
یہ پارۂ جگر بھی دیئے جارہا ہوں میں

تم دل کے بادشاہ ہو عالم گواہ ہے
کتنا بڑا ثبوت دیئے جارہا ہوں میں

یہ ماجرا بھی قطب سمجھ میں نہ آسکا
ان کے بغیر کیسے جیئے جارہا ہوں میں

(خواجہ غلام قطب الدین فریدی)

یومِ اقبالؒ اور تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ

علامہ اقبال علیہ الرحمہ کا مدارفکر اور معیار تمدن ہمیشہ اسوہ حسنہ رہا۔ ان کا دماغ علم سے پر رہا اور دل عشق سے معمور رہا۔علم سے انہوں نے راستہ معلوم کیا اور عشق سے منزل کو پایا۔ فلسفے کا تھوڑا علم انسان کو خدا سے بیزار اور گہرا علم خدا کا پرستار بنا دیتا ہے اور اقبال علیہ الرحمہ بلاشبہ فلسفے کے گہرے عالم تھے۔ وہ بڑی گہرائی میں اتر کر عشق رسول کے موتی چن کر باہر لائے اور انہیں اپنے دامن میں سجا کر پوری دنیا کو دعوت نظارہ دی اور بڑی بلند آہنگی اور خود اعتمادی سے کہا: اے منطق و کلام کے متوالو! اور اے افلاطون اور ارسطو کے شیدائیو! ان کی بارگاہ میں پہنچ کر کچھ سیکھو جن کے ہاتھوں نے تختی کو چھوا اور نہ ان کی انگلیوں نے کبھی قلم پکڑا۔ لیکن لوح و قلم کے سارے راز ان پر منکشف ہوگئے۔

ایک دفعہ کسی نے پوچھا کہ رسول مقبول ﷺ کا دیدار کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا ”پہلے حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرو اور اپنی زندگی کو اسی میں ڈھالو اور پھر اپنے آپ کو دیکھو۔ یہی ان کا دیدار ہے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ کو اتنی بصیرت کیسے حاصل ہوئی؟ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ اکثر اوقات رسول کریم ﷺ پر درود بھیجتا رہتا ہوں۔ اب تک ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے۔

آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر جاوید اقبال مرحوم لکھتے ہیں کہ میں نے اماں جان کی موت پر بھی انہیں روتے نہیں دیکھا مگر قرآن سنتے وقت یا رسول اکرم ﷺ کا نام زبان پر آتے ہی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے۔ 1933ء میں ایک نوجوان نے حکیم الامت سے اس بارے میں استفسار کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ جب چلتے تھے تو درخت تعظیم سے جھک جاتے تھے۔ اس کا کیا مفہوم ہے؟ کیونکہ یہ بات ماورائے فطرت معلوم ہوتی ہے۔ علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ تمہارا ذہن مختلف راستے پر منتقل ہوگیا ہے۔ تم الجھ کر رہ گئے ہو۔ قدرت کے مظاہرے اور درختوں کے جھکنے کا یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عشق بتاتا ہے کیونکہ ان کی آنکھ یہ دیکھتی ہے اور اگر تمہیں بھی حضرت عمرؓ کی آنکھ نصیب ہو تو تم بھی دیکھو گے کہ دنیا ان کے سامنے جھک رہی ہے“۔

1929ء کا واقعہ ہے کہ انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ تھا۔ علامہ اقبال اس جلسے کے صدر تھے۔ جلسے میں کسی خوش الحان نعت خواں نے حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی ایک نظم شروع کردی جس کا ایک مصرعہ یہ تھا۔

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم   خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

نظم کے بعد علامہ اقبال اپنی صدارتی تقریر کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ دو شعر ارشاد فرمائے۔

تماشہ تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش　　لگائے خدا اور بجھائے محمدؐ

تعجب تو یہ ہے کہ فردوسِ اعلیٰ　　بنائے خدا اور بسائے محمدؐ

ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ کی زندگی کا سب سے زیادہ ممتاز، محبوب اور قابل قدر وصف جذبہ عشق رسول ﷺ ہے۔ اس کا اظہار ان کی چشم نمناک اور دیدہ تر سے ہوتا تھا کہ جب کسی نے حضور ﷺ کا نام نامی ان کے سامنے لیا یا ذکر کردیا تو ان پر جذبات کی شدت اور رقت طاری ہوجاتی تھی اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہوجاتے اور وارفتگی کی کیفیت طاری ہوجاتی۔ رسول اکرم ﷺ کی محبت میں علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے احباب نے انہیں بارہا آنسو بہاتے دیکھا تھا۔

1926ء میں لاہور میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلسے کی صدارت کرتے ہوئے علامہ اقبال نے جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رکھنے کے تین طریقے بتائے۔ پہلا طریقہ درود سلام ہے جو مسلمان کی زندگی کا جزولاینفک ہے۔ دوسرا طریق اجتماعی ہے کہ مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوں اور کوئی آقائے دوجہاں ﷺ کے سوانح حیات بیان کرے اور تیسرا طریقہ اگرچہ مشکل ہے لیکن بہرحال اس کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ یاد رسول اس کثرت اور ایسے انداز میں کی جائے کہ انسان کا قلب، نبوت کے مختلف پہلوؤں کا خود مظہر ہوجائے یعنی آج سے تیرہ سو سال پہلے جو کیفیت سرور کائنات ﷺ کے وجود مقدس سے پیدا ہوتی تھی، وہ آج ہمارے قلوب کے اندر پیدا ہوجائے۔

شاعر مشرق کو حضور ﷺ سے غیر معمولی وابستگی کا ثمر یوں عطا ہوا کہ ان کے نعتیہ اشعار بقائے دوام حاصل کرگئے۔ زمانہ صدیوں کی مسافتیں طے کرتا رہے گا مگر اقبال علیہ الرحمہ کے نعتیہ کلام کی آب و تاب میں کمی رونما نہیں ہوگی۔ بلکہ ہر آنے والا دور اس سے فیض یاب ہوتے ہوئے فخر محسوس کیا کرے گا۔ نئے سے نیا پیغام، نئی سے نئی تجلی، غرضیکہ تجلیات نعت کی فراوانی نے ان کی نعت کو عالمگیریت عطا کردی ہے۔ اس طرح انہوں نے تحفظ ناموس رسالت کا فریضہ سرانجام دیا۔

اسی طرح ختم نبوت کے عقیدے پر گفتگو میں انہوں نے فرمایا کہ ’’ختم نبوت کے عقیدے کی ثقافتی قدر و قیمت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ کے لئے اعلان فرمادیا کہ آئندہ کسی انسان کے ذہن پر کسی انسان کی حکومت نہیں ہوگی۔ میرے بعد کوئی شخص دوسروں سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری بات کو بلاچون و چراں تسلیم کرلو۔ ختم نبوت ایسا عقیدہ ہے جس کی بدولت انسانی علم کے دائرے کو وسعت نصیب ہوگئی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر انہوں نے فرمایا:

ے کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی کانووکیشن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی خطاب

تیسری قسط

ترتیب وتدوین: محمد حسین آزاد　　　　معاونت: نازیہ عبدالستار

لہٰذا جو بندہ چاہے کہ اسے شرح صدر نصیب ہوجائے یعنی اس کا سینہ کھل جائے اور منور ہوجائے۔ اسے فتوحات نصیب ہوں۔ اس کے قلب پر الہام ہوجائے، اسے علم کا کشف ہوجائے اور اسے علم لدنی حاصل ہوتو وہ بندہ اپنے اندر تزکیہ وتصفیہ پیدا کرے۔ تقویٰ و پرہیزگاری کا نور، تہجد سے، نوافل سے، عبادات سے، ریاضات سے، رزق حلال سے، آداب سے، اخلاق سے، اچھے معاملات سے اور ظاہرو باطن کی طہارت سے پیدا کرے کیونکہ جب بندہ حرص و لالچ اور دنیاوی اغراض سے پاک ہوکر علم حاصل کرتا ہے تو وہ علم نور بن جاتا ہے اور جب علم نور بن جاتا ہے تو اندر کے اندھیروں کوختم کردیتا ہے۔ جب اندر کے اندھیرے ختم ہوجاتے ہیں تو آپ کا اندر کا من عرش الٰہی کے ساتھ مل جاتا ہے اور جو انوار عرش الٰہی پر گرتے ہیں وہ آپ کے قلب کے برتن پر گرتے ہیں۔ آپ چلتے فرش پر ہیں اور علم عرش والا آپ کے پاس ہوتا ہے۔ آپ جب بولتے، لکھتے اور بیان کرتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں ہماری بھی عمر گزری ہے کتابوں میں لیکن ہمیں تو یہ چیز نہیں ملی۔ نہ اساتذہ سے سنی اور نہ کسی جگہ پڑھا لہٰذا تمہیں کہاں سے آ گیا؟

یہ بات سمجھ لیں کہ یہ یہاں سے نہیں آتا یہ وہاں سے آتا ہے۔ وہاں کے علم کو لینے کے لئے اگر تم بھی تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ پاک تمہیں علم دے دے گا۔ کیونکہ جو علم تقویٰ کے ذریعے آتا ہے وہ علم نور ہوتا ہے۔اسی لئے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا. فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا. (الشمس، ۹۱: ۷،۸)

’’اور انسانی جان کی قَسم اور اسے ہمہ پہلو توازن و درستگی دینے والے کی قَسم۔ پھر اس نے اسے اس کی بدکاری اور پرہیزگاری (کی تمیز) سمجھا دی‘‘۔

معلوم ہوا کہ نفس پر بھی القاء کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم کا، ارادوں کا اور خیر کا القاء و الہام کرتا ہے جبکہ شیطان شر کا القاء کرتا ہے جس سے شر کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مگر نیکی اور بھلائی کے القاء کے لئے

شرط یہ ہے کہ جو آپ پڑھتے ہیں اس کو آپ ادب وخشیت، تقویٰ و طہارت اور خلوص و پاکیزگی کے ساتھ پڑھیں اور نور پیدا کریں۔ حضرت سفیان ثوریؒ بیان کرتے ہیں:

"کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ علم حاصل کرے جب تک وہ بیس سال روحانی ریاضت اور حصول ادب پر نہ لگادے یعنی بیس سال تک ادب سیکھے کیونکہ ادب میں تقویٰ ہے، ادب میں طہارت ہے، ادب میں نیت کا اخلاص ہے، ادب میں پرہیزگاری ہے، ادب میں دوسرے کے حقوق ہیں، ادب میں چھوٹے بڑے کے حقوق ہیں بلکہ ادب سے ساری زندگی بدل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ادب ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ادب ہے۔ اولیاء اور صلحاء کا ادب ہے۔ والدین کا ادب ہے۔ اساتذہ کا ادب ہے۔ بھائی اور بہنوں کا ادب ہے۔ بڑوں کا ادب ہے۔ چھوٹوں کا ادب ہے حتی کہ جانوروں، پرندوں اور چڑیا کا بھی ادب ہے۔ ادب کہتے ہیں حقدار کو اس کا حق دینا۔ جس نے حق دار کو حق دینا نہیں سیکھا اس کے پاس کیا علم ہے۔ لہذا جس کے پاس ادب نہیں اس کے پاس علم نہیں۔

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں: حصولِ علم کا طریق یہ ہے کہ اے بندے اگر تو صحیح راستہ حاصل کرنا چاہے تو علماء سے جڑ جا۔ جب علماء سے جاہل بن کر جڑے گا تب علم ملے گا۔ لہذا عالم ربانی سے ملے تو جاہل بن کر مل تاکہ اس کا علم پھوٹے۔ اگر زاہد سے ملے تو حریص بن کر اور جھک جھک کے خدمت گزار بن کر مل۔ اگر عارف سے ملے جس کو اللہ کی معرفت ہے تو زبان کو تالا لگا کر مل۔ یہ علم حاصل کرنے کے آداب ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عمرؓ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت عبدالرحمٰن مہدی کی مجلس میں ہنس پڑا تو انہوں نے اس کو اٹھا دیا اور فرمایا ایک مہینے تک تمہیں علم نہیں مل سکتا۔ کیونکہ مجلس علم میں ہنسنا بے ادبی ہے۔ لہذا سنجیدہ ہونا چاہئے۔ معلوم ہوا کہ سراپا ادب ہوئے بغیر علم نہیں ملتا۔

حضرت اسماء بیان کرتے ہیں: میں خود حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی خدمت میں گیا اور کہا حصول علم کے لئے آیا ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے آجاؤ۔ آپ نے برتن پانی کا بھر کے وضو کے لئے میرے کمرے میں رکھ دیا۔ صبح تشریف لائے اور دیکھا وہ پانی جوں کا توں تھا تو فرمایا: سبحان اللہ! عجیب قصہ ہے کہ بندہ علم لینے کے لئے آیا ہے اور رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھا۔ جس کے پاس قیام اللیل نہیں ہے اس کے پاس علم الکتاب نہیں آسکتا۔ یعنی جس نے اللہ کے حضور سجدہ ریزی نہیں کی اسے علم کہاں سے ملے۔

حضرت عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں: میں نے 20 سال امام مالک کے پاس پڑھا۔ امام مالک نے مجھے 20 سالوں میں 18 سال ادب سیکھایا اور دو سال علم سکھایا۔ آج وفات کے قریب مجھے حسرت ہے کہ وہ دو سال بھی ادب ہی سکھاتے کیونکہ ادب سے علم صحیح کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو پر رونق کرے اور اسے آباد و شاد رکھے جس نے مجھ سے علم سیکھا۔

لہذا عزیز طلبہ و طالبات! اگر علم کا شغف پیدا ہوجائے تو اللہ کی قسم یہ بھوک اور پیاس مٹادیتا ہے۔علم کے اندر ہی کھانا ملتا ہے،علم کے اندر ہی پینا ملتا ہے،علم میں فتوحات ہوتی ہیں،علم میں لذت و حلاوت ملتی ہے اور بندہ دنیا و مافیہا کو بھول جاتا ہے کیونکہ علم ایک واسطہ ہے محبت حاصل کرنے کا۔آپ حدیث کو پڑھ رہے ہیں یا قرآن کو پڑھ رہے ہیں یا سلف صالحین کو پڑھ رہے ہیں تو علم کے ذریعے آپ ان کی صحبت میں ہوتے ہیں۔ جب قرآن پڑھتے ہیں تو صحبت الٰہی میں ہوتے ہیں۔ جب حدیث کی کتاب پڑھتے ہیں تو صحبت مصطفیٰ ﷺ میں ہوتے ہیں۔ اولیاء و سلف صالحین کی کتابیں پڑھتے ہیں تو آپ ان کی صحبت میں ہوتے ہیں ایسے جیسے بالمشافہ بیٹھے ہوتے ہیں۔

جس بندے کو یہ راز معلوم ہوجائے اور یہ راز اس کے من پر وارد ہوجائے تو پھر اس کو بھوک پیاس کیسے لگے گی۔ اس کی اس لذت سے ہی سیرابی ختم نہیں ہوتی۔ لہذا اگر کسی چیز کا علم نہ ہوتو مطالعہ کے ذریعے علم حاصل کرکے اس کو محفوظ کرلیں اور دوسرے کو پہنچائیں۔ اگر کوئی چیز معلوم نہیں تو پوچھ کر معلوم کریں اور اسے آگے پہنچائیں۔ ان دوطریقوں سے علم زندہ رہتا ہے۔ مذاکرہ ہو، مجالس علم ہوں، ایک دوسرے کو سنائیں تاکہ حفظ ہو اور بار بار ایک چیز کو دہرائیں۔ ائمہ کرام کی عادت تھی کہ اگر بندہ نہ ملتا تو بچے کو بٹھالیتے اور بچے کو بار بار سناتے اور وہ ہمہ وقت مطالعہ کے ساتھ جڑے رہتے۔ اللہ کا شکر ہے مجھے اگر علمی خطاب کرنا ہوتو تازہ مطالعہ کئے بغیر میں سو خطاب بھی کردوں گا لیکن زندگی بھر میں نے ایسا نہیں کیا۔ اگر میں نے ایک خطاب بھی کرنا ہوتو تازہ مطالعہ اس طرح کرتا ہوں جیسے میں جاہل ہوں۔ یعنی اسے طالب علم بن کر پڑھتا ہوں۔ اس پر گھنٹوں لگاتا ہوں۔ میری نصیحت یاد رکھیں کہ اگر آپ نے آدھ گھنٹہ بھی کہیں خطاب کرنا ہے تو اس کے پیچھے کم از کم 3 گھنٹے کا مطالعہ ہونا چاہئے۔ پھر دیکھیں اس کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟ پھر اگر اس کے ساتھ رات کے سجدے، عبادت، زہد، ورع، تقویٰ، اخلاص و پرہیزگاری اور زبان میں شیرینی ہوتو سونے پر سہاگہ ہے۔ کیونکہ اس زبان سے علم نکلنا ہے اور جس زبان سے گالیاں نکلتی ہوں اس زبان سے نکلنے والا علم کبھی تاثیر نہیں رکھے گا۔ وہ کسی دل پر اثر نہیں کرے گا۔ کیونکہ اسی زبان سے گالیاں بھی نکلتی ہیں اسی سے علم بھی نکل رہا ہے۔ پھر علم میں طہارت اور نور کیسے آئے؟

اگر آپ چاہتے ہیں کہ علم اثر کرے اور لوگوں کے دلوں میں اتر جائے تو زبان کو ساری زندگی پاک رکھیں۔ اس میں نہ غیبت آئے نہ چغلی آئے نہ گناہ کی بات آئے نہ جھوٹ آئے نہ گالی گلوچ آئے۔ زبان جتنی اللہ کے ذکر سے تر ہوگی علم اتنا منور ہوگا۔ انسان کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنایا وہ بھی علم کی بناء پر بنایا۔ جیسے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا:

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً. (البقرة، ۲: ۳۰)

’’اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں‘‘۔

پھر اگلی آیت میں خلیفہ بنانے کی اہلیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا . (البقرہ، ۲: ۳۱) ’’اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیئے‘‘۔

اسی طرح آقا علیہ السلام نے اپنی امت میں ایک طبقے کو چنا اور فرمایا یہ میرے خلفاء ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے خلفاء قیامت تک ہوں گے اور میرے خلفاء وہ لوگ ہوں گے جو بعد کے زمانوں میں آئیں گے۔ وہ میری احادیث کو روایت کریں گے۔ لوگوں کو علم دیں گے اور میری امت تک علم پھیلائیں گے اور سکھائیں گے۔

آپ کو مبارک ہو حضور ﷺ نے آپ کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ آقا علیہ السلام نے مالداروں کو خلفاء نہیں فرمایا۔ حکمرانوں کو خلفاء نہیں فرمایا بلکہ امام طبرانیؒ کی روایت کے مطابق علم پہنچانے والوں کو اپنا خلیفہ فرمایا ہے اور وہ کونسا علم ہے؟ یہ وہ علم ہے جو بندے کو حضور ﷺ کی خلافت نیابت دیتا ہے اور خلافت اور نیابت کے رشتے میں ڈائریکٹ جوڑ دیتا ہے۔

حضرت زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ علم نافع کے لئے خود اسی طرح دعا فرماتے تھے:

اللهم اعوذبک علم لا ینفع ومن قلب لایخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا یستجاب لها.

’’اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جس علم میں نفع نہیں۔ (یعنی جس علم میں عمل اور تقویٰ کا نور نہیں) اور میں پناہ مانگتا ہوں اس دل سے جس میں تیرا خشوع نہیں (یعنی جس دل میں اللہ کی طرف جھکاؤ نہیں اور اس میں اللہ کے عشق و محبت کی شمع نہیں جلتی)‘‘۔

اور اس نفس سے پناہ مانگتا ہوں جو سیراب نہیں ہوتا (یعنی ساری دنیا کا مال کھا کر بھی اس کا پیٹ بھرتا نہیں اور اس کا پیٹ دوزخ بن جاتا ہے) اور ایسے نفس سے پناہ مانگتا ہوں جس کی قبولیت نہ ہو (یعنی جو رد کردی جائے)۔

دعا تو زبان سے مانگی جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے جو زبان سے مانگ رہا ہے اس کے من میں بھی اس کا حال ہے یا نہیں۔ یا من اس کی موافقت میں ہے یا نہیں۔ جو مانگ رہا ہے کیا اس کے پیچھے رات کی کیفیت بھی ہے؟ مصلے کی سجدہ ریزیاں بھی ہیں؟ اور اس کے ساتھ گریہ و زاری بھی ہے؟ تقویٰ و پرہیزگاری بھی ہے؟ لہذا آپ کے اخلاق و آداب اور صالحیت بھی اس کے ساتھ ہو جس کا عالم صحابہ کرامؓ کی زندگی میں یہ تھا کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں جارہے ہیں اور لیٹ ہوجاتے ہیں۔ کسی نے پوچھا آپ لیٹ کیوں ہوگئے؟ فرمایا: میرے آگے ایک یہودی چلا جارہا تھا اور گلی کا راستہ تنگ تھا۔ بوڑھا تھا میں اسکے احترام میں پیچھے پیچھے چلا اور وہ دور تک چلتا رہا اسی لئے میں لیٹ ہوگیا۔ یہ ادب ہے۔ ادب ایک ایسا تعلق ہے

جو مذہب بھی نہیں دیکھتا۔ انسان اور حیوان کی جنس کا فرق بھی نہیں دیکھتا۔

ایک مرتبہ گلی سے ایک جنازہ گزرا تو حضور ﷺ اس کے احترام میں کھڑے ہوگئے۔ ایک صحابی نے کان میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہودی ہے تو کیا ہوا۔ کیا انسان بھی نہیں ہے؟ یعنی میں انسانیت کے احترام میں اٹھا ہوں۔ یہ ادب ہے ادب کا مطلب ہے حقوق کی پہچان یعنی علم حقوق سکھاتا ہے۔

عرس مبارک و سنگ بنیاد مسجد قدوۃ الاولیاء کے پروگرام میں قائدین کی شرکت

گذشتہ ماہ ضلعی امیر تحریک منہاج القرآن کوئٹہ (بلوچستان) حضرت پیر صاحبزادہ محمد خالد الرؤف القادری (سجادہ نشین مرکزی دربار مائل حیدر آباد سندھ) کی دعوت پر پیر طریقت حضرت بابا محبوب شاہ قادری سہروردی چشتی جہانگیری کے عرس مبارک منعقدہ جلو موڑ لاہور میں تحریک منہاج القرآن کا اعلیٰ سطحی وفد مرکزی صدر تحریک منہاج القرآن حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی خصوصی ہدایت پر شریک ہوا۔ وفد کی قیادت مرکزی امیر تحریک منہاج القرآن حضرت پیر صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی نے کی جبکہ وفد میں مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری اور منہاج القرآن یوتھ لیگ کے مرکزی رہنما محترم محمد طیب ضیاء، محترم حافظ وقار احمد اور محترم بدر منیر درانی شامل تھے۔ عرس مبارک کے پروگرام کی صدارت مرکزی امیر تحریک حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی نے فرمائی اور انہوں نے سجادہ نشین اور ان کے خلفاء کے ساتھ مل کر جامع مسجد قدوۃ الاولیاء کا سنگ بنیاد رکھا اور خصوصی دعا فرمائی۔ لوگوں کا ایک جم غفیر موجود تھا۔ سجادہ نشین کی دستار بندی صدر مجلس حضرت پیر صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی اور مہمان خصوصی حضرت پیر صوفی محمد ابراہیم شاہ قادری محبوبی نے اپنے دست مبارک سے فرمائی۔ مرکزی ناظم رابطہ علماء ومشائخ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری نے مختصر اور جامع خطاب کیا جس میں تحریک کا خصوصی پیغام دیا۔ جس کے بعد محفل سماع منعقد ہوئی جس نے محفل پر وجد کی کیفیت طاری کردی۔ اس روحانی ماحول میں صدر مجلس مرکزی امیر تحریک حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی نے صدارتی کلمات اور خصوصی خطاب کرتے ہوئے میزبان محفل کی تحریک کے لئے خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور جامع مسجد قدوۃ الاولیاء کے سنگ بنیاد اور افتتاح کو دین اسلام کی ترویج و اشاعت اور تصوف وسلوک کے فروغ کا باعث قرار دیا۔ آخر میں انہوں نے سجادہ نشین، ان کے خلفاء، مریدین، متوسلین اور خواتین وحضرات کی کامیابی کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

واقعہ معراج النبی ﷺ

قرآن و حدیث اور سیرت کی روشنی میں

فاطمہ حسین

واقعہ معراج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو چشم زدن میں بظاہر رونما ہوا لیکن حقیقت میں اس میں کتنا وقت لگا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ میں اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو اپنی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرایا۔ واقعہ معراج اعلان نبوت کے دسویں سال اور مدینہ ہجرت سے ایک سال پہلے مکہ میں پیش آیا۔ ماہ رجب کی ستائیسویں رات ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! آج کی رات میری تسبیح بیان مت کرو میری حمد و تقدیس کرنا بند کردو آج کی رات میری اطاعت و بندگی چھوڑ دو اور آج کی رات جنت الفردوس کو لباس اور زیور سے آراستہ کرو۔ میری فرمانبرداری کا کلاہ اپنے سر پر باندھ لو۔ اے جبرائیل! میرا یہ پیغام میکائیل کو سنا دو کہ رزق کا پیمانہ ہاتھ سے علیحدہ کردے۔ اسرافیل سے کہہ دو کہ وہ صور کو کچھ عرصہ کے لئے موقوف کردے۔ عذرائیل سے کہہ دو کہ کچھ دیر کے لئے روحوں کو قبض کرنے سے ہاتھ اٹھالے۔ رضوان سے کہہ دو کہ وہ جنت الفردوس کی درجہ بندی کرے۔ مالک سے کہہ دو کہ دوزخ کو تالہ لگادے۔ خلد بریں کی روحوں سے کہہ دو کہ آراستہ و پیراستہ ہوجائیں اور جنت کے محلوں کی چھتوں پر صف بستہ کھڑی ہوجائیں۔ مشرق سے مغرب تک جس قدر قبریں ہیں ان سے عذاب ختم کردیا جائے۔ آج کی رات (شب معراج) میرے محبوب حضرت محمد ﷺ کے استقبال کے لئے تیار ہوجاؤ۔

(معارج النبوۃ)

چشم زدن میں عالم بالا کا نقشہ بدل گیا۔ حکم ربی ہوا: اے جبرائیل! اپنے ساتھ ستر ہزار فرشتے لے جاؤ۔ حکم الٰہی سن کر جبریل امین علیہ السلام سواری لینے جنت میں جاتے ہیں اور آپ نے ایسی سواری کا انتخاب کیا جو آج تک کسی شہنشاہ کو بھی میسر نہ ہوئی ہوگی۔ میسر ہونا تو دور کی بات ہے دیکھی تک نہ ہوگی۔ اس سواری کا نام براق ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پہلے براق پر کوئی سوار نہیں ہوا۔

ماہ رجب کی ستائیسویں شب کس قدر پرکیف رات ہے مطلع بالکل صاف ہے فضاؤں میں عجیب سی کیفیت طاری ہے۔ رات آہستہ آہستہ کیف ونشاط کی مستی میں مست ہوتی جارہی ہے۔ ستارے پوری آب وتاب کے ساتھ جھلملا رہے ہیں۔ پوری دنیا پرسکوت و خاموشی کا عالم طاری ہے۔ نصف شب گزرنے کو ہے کہ یکا یک آسمانی دنیا کا دروازہ کھلتا ہے۔ انوار وتجلیات کے جلوے سمیٹے حضرت جبرائیل علیہ السلام نورانی مخلوق کے جھرمٹ میں جنتی براق لئے آسمان کی بلندیوں سے اتر کر حضرت ام ہانیؓ کے گھر تشریف لاتے ہیں۔ جہاں ماہ نبوت حضرت محمد ﷺ محوخواب ہیں۔ آنکھیں بند کئے، دل بیدار لئے آرام فرمارہے ہیں۔ حضرت جبرائیل امین ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ اگر آواز دے کر جگایا گیا تو بے ادبی ہوجائے گی۔ فکر مند ہیں کہ معراج کے دولہا کو کیسے بیدار کیا جائے؟ اسی وقت حکم ربی ہوتا ہے **یاجبریل قبل قدمیہ** اے جبریل! میرے محبوب کے قدموں کو چوم لے تاکہ تیرے لبوں کی ٹھنڈک سے میرے محبوب کی آنکھ کھل جائے۔ اسی دن کے واسطے میں نے تجھے کافور سے پیدا کیا تھا۔ حکم سنتے ہی جبرائیل امین علیہ السلام آگے بڑھے اور اپنے کافوری ہونٹ محبوب دو عالم حضرت محمد ﷺ کے پائے ناز سے مس کردیئے۔

یہ منظر بھی کس قدر حسین ہوگا جب جبریل امینؑ نے فخر کائنات حضرت محمد ﷺ کے قدموں کو بوسہ دیا۔ حضرت جبرائیل امینؑ کے ہونٹوں کی ٹھنڈک پاکر حضور ﷺ بیدار ہوتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں اے جبرائیل! کیسے آنا ہوا؟ عرض کرتے ہیں: یارسول اللہ! (ﷺ) خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے بلاوے کا پروانہ لے کر حاضر ہوا ہوں۔

ان الله اشتاق الى لقائک يارسول الله.

''یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے''۔

حضور ﷺ تشریف لے چلئے زمین سے لے کر آسمانوں تک ساری گزرگاہوں پر مشتاق دید کا ہجوم ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔ (معراج النبوۃ)

چنانچہ آپ نے سفر کی تیاری شروع کی۔ اس موقع پر حضرت جبرائیل امینؑ نے آپ کا سینہ مبارک چاک کیا اور دل کو دھویا۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے میرا سینہ چاک کیا۔ سینہ چاک کرنے کے بعد میرا دل نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان وحکمت سے لبریز تھا۔ اس کے بعد میرے دل کو دھویا گیا پھر وہ ایمان وحکمت سے لبریز ہوگیا۔ اس قلب کو سینہ اقدس

میں اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۴۸)

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سینہ چاک کرنے کے بعد قلب مبارک کو زم زم کے پانی سے دھویا اور سینہ مبارک میں رکھ کر سینہ بند کر دیا۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۹۲)

حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قلب ہر قسم کی کجی سے پاک اور بے عیب ہے اور اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں۔ (فتح الباری جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۰)

سینہ اقدس کے شق کئے جانے میں کئی حکمتیں ہیں۔ جن میں ایک حکمت یہ ہے کہ قلب اطہر میں ایسی قوت قدسیہ شامل ہوجائے جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور عالم سماوات کا مشاہدہ کرنے بالخصوص دیدار الٰہی کرنے میں کوئی دقت اور دشواری پیش نہ آئے۔ پھر آپ ﷺ کے سر انور پر عمامہ باندھا گیا۔ علامہ کاشفیؒ فرماتے ہیں: شب معراج حضرت محمد ﷺ کو جو عمامہ شریف پہنایا گیا وہ عمامہ مبارک حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے سات ہزار سال پہلے کا تیار کیا ہوا تھا۔ چالیس ہزار ملائکہ اس کی تعظیم وتکریم کے لئے اس کے اردگرد کھڑے تھے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سرور کونین حضرت محمد ﷺ کو نور کی ایک چادر پہنائی۔ زمرد کی نعلین مبارک پاؤں میں زیب تن فرمائی، یاقوت کا کمر بند باندھا۔ (معارج النبوۃ صفحہ ۴۰۱)

حضور ﷺ نے براق کا حلیہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سینہ سرخ یاقوت کی مانند چمک رہا تھا، اس کی پشت پر بجلی کوندتی تھی، ٹانگیں سبز زمرد، دُم مرجان، سر اور اس کی گردن یاقوت سے بنائی گئی تھی۔ بہشتی زین اس پر کسی ہوئی تھی جس کے ساتھ سرخ یاقوت کے دو رکاب آویزاں تھے۔ اس کی پیشانی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

چند لمحوں کے بعد وہ وقت بھی آ گیا کہ سرور کونین حضرت محمد ﷺ براق پر تشریف فرما ہوگئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رکاب تھام لی۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے لگام پکڑی۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے زین کو سنبھالا۔ حضرت امام کاشفیؒ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات اسی ہزار فرشتے حضور ﷺ کے دائیں طرف اور اسی ہزار بائیں طرف تھے۔ (معارج النبوۃ، ص ۴۰۶)

فضا فرشتوں کی درود وسلام کی صداؤں سے گونج اٹھی اور آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ درود وسلام کی گونج میں سفر معراج کا آغاز فرماتے ہیں۔ اس واقعہ کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا

حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا. (بنی اسرائیل،۱۷:۱)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تا کہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں‘‘۔

آپ ﷺ نہایت شان و شوکت سے ملائکہ کے جلوس میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ یہ گھڑی کس قدر دلنواز تھی کہ جب مکاں سے لامکاں تک نور ہی نور پھیلا ہوا تھا، سواری بھی نور تو سوار بھی نور، باراتی بھی نور تو دولہا بھی نور، میزبان بھی نور تو مہمان بھی نور، نوریوں کی یہ نوری بارات فلک بوس پہاڑیوں، بے آب و گیاہ ریگستانوں، گھنے جنگلوں، چٹیل میدانوں، سرسبز و شاداب وادیوں، پرخطر ویرانوں پر سے سفر کرتی ہوئی وادیٔ بطحا میں پہنچی جہاں کھجور کے بیشمار درخت ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں کہ حضور یہاں اتر کر دو رکعت نفل ادا کیجئے یہ آپ کی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ ہے۔ نفل کی ادائیگی کے بعد پھر سفر شروع ہوتا ہے۔ راستے میں ایک سرخ ٹیلا آتا ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں سرخ ٹیلے سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ وہاں موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے بیت المقدس بھی آ گیا جہاں قدسیوں کا جم غفیر سلامی کے لئے موجود ہے۔ حور و غلماں خوش آمدید کہنے کے لئے اور تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین استقبال کے لئے بے چین و بے قرار کھڑے تھے۔ حضور ﷺ اس مقام پر تشریف فرما ہوئے جسے باب محمد (ﷺ) کہا جاتا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام ایک پتھر کے پاس آئے جو اس جگہ موجود تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس پتھر میں اپنی انگلی مار کر اس میں سوراخ کر دیا اور براق کو اس میں باندھ دیا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد۳، ص۷)

آفتاب نبوت حضرت محمد ﷺ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔ صحن حرم سے فلک تک نور ہی نور چھایا ہوا ہے۔ ستارے ماند پڑ چکے ہیں، قدسی سلامی دے رہے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام اذان دے رہے ہیں، تمام انبیاء و رسل صف در صف کھڑے ہو رہے ہیں۔ جب صفیں بن چکیں تو امام الانبیاء فخر دوجہاں حضرت محمد ﷺ امامت فرمانے تشریف لاتے ہیں۔ تمام انبیاء و رسل امام الانبیاء کی اقتداء میں دو رکعت نماز ادا کر کے اپنی نیاز مندی کا اعلان کرتے ہیں۔ ملائکہ اور انبیاء کرام سب کے سب سر تسلیم خم کئے ہوئے کھڑے ہیں۔ بیت المقدس نے آج تک ایسا دلنواز منظر اور روح پرور سماں نہیں دیکھا ہوگا۔ وہاں سے فارغ ہی عظمت و رفعت کے

پرچم پھر بلند ہونے شروع ہوتے ہیں۔ درود وسلام سے فضا ایک مرتبہ پھر گونج اٹھتی ہے۔ سرورکونین حضرت محمد ﷺ نوری مخلوق کے جھرمٹ میں آسمان کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں: **ثم عرج بی** پھر مجھے اوپر لے جایا گیا۔ براق کی رفتار کا عالم یہ تھا کہ جہاں نگاہ کی انتہاء ہوتی وہاں براق پہلا قدم رکھتا۔ فوراً ہی پہلا آسمان آ گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دربان نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا جبرائیل! دربان نے پوچھا، **من معک** تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا حضرت محمد (ﷺ)! دربان نے کہا: مرحبا دروازے انہی کے لئے کھولے جائیں گے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ آسمان اول پر حضرت آدم علیہ السلام نے حضور سرورکونین ﷺ کو خوش آمدید کہا۔ دوسرے آسمان پر پہنچے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کو خوش آمدید کہا۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام نے، چوتھے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام نے، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرورکونین حضرت محمد ﷺ کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ پھر آپ ﷺ کو جنت کی سیر کرائی گئی۔ پھر آپ ﷺ اس مقام پر پہنچے جہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اس کے بعد پھر آپ ﷺ سدرۃ المنتہٰی تک پہنچے۔ سدرہ وہ مقام ہے جہاں مخلوق کے علوم کی انتہاء ہے۔ فرشتوں نے اذن طلب کیا کہ اے اللہ تیرے محبوب تشریف لا رہے ہیں، ان کے دیدار کی ہمیں اجازت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تمام فرشتے سدرۃ المنتہٰی پر جمع ہو جائیں اور جب میرے محبوب کی سواری آئے تو سب زیارت کرلیں۔ چنانچہ ملائکہ سدرہ پر جمع ہو گئے اور جمال محمد (ﷺ) کو دیکھنے کے لئے سدرہ کو ڈھانک لیا۔ (درمنشور جلد۶ ص۱۲۶)

اس مقام پر حضرت جبرائیل علیہ السلام رک گئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم سب کے لئے ایک جگہ مقرر ہے۔ اب اگر میں ایک بال بھی آگے بڑھوں گا تو اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات میرے پروں کو جلا کر رکھ دیں گے۔ یہ میرے مقام کی انتہاء ہے۔ سبحان اللہ! حضور ﷺ کی رفعت وعظمت کا اندازہ لگائیے کہ جہاں شہباز سدرہ کے بازو تھک جائیں اور روح الامین کی حد ختم ہوجائے وہاں حضور ﷺ کی پرواز شروع ہوتی ہے۔ اس موقع پر حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں، اے جبرائیل کوئی حاجت ہو تو بتاؤ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی حضور (ﷺ) یہ مانگتا ہوں کہ قیامت کے دن پل صراط پر آپ کی امت کے لئے بازو پھیلاسکوں تاکہ حضور ﷺ کا ایک ایک غلام آسانی کے ساتھ پل صراط سے گزر جائے۔ (روح البیان جلد خامس صفحہ ۲۲۱)

حضور تاجدار انبیاء ﷺ جبرائیل امین کو چھوڑ کر تنہا انوار وتجلیات کی منازل طے کرتے گئے۔ مواہب الدنیہ میں ہے کہ جب حضور ﷺ عرش کے قریب پہنچے تو آگے حجابات ہی حجابات تھے تمام پردے اٹھادیئے گئے۔ اس واقعہ کو قرآن مجید اس طرح بیان فرماتا ہے:

فَاسْتَوٰیo وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی. (النجم: ٦، ٧)

''پھر اُس (جلوۂ حُسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایا۔ اور وہ (محمد ﷺ شبِ معراج عالمِ مکاں کے) سب سے اونچے کنارے پر تھے (یعنی عالَمِ خلق کی انتہاء پر تھے)''۔ (عرفان القرآن)

اس آیت کی تفسیر میں مفسر قرآن حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ سرور دو عالم حضرت محمد ﷺ شب معراج آسمان بریں کے بلند کناروں پر پہنچے تو تجلی الٰہی متوجہ نمائش ہوئی۔ صاحب تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ فاستوی کے معنی یہ ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر جلوہ فرمایا۔

پھر وہ مبارک گھڑی بھی آگئی کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حریم الٰہی میں پہنچے اور اپنے سر کی آنکھوں سے عین عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی۔ قرآن مجید محبوب و محبّ کی اس ملاقات کا منظر ان دلکش الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیo فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی. (النجم: ٨، ٩)

''پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہوگیا۔ پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہوگیا)''۔ (عرفان القرآن)

صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے قرب سے مشرف ہوئے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اپنے قرب سے نوازا۔ (روح البیان)

جب حضور سرور کونین ﷺ بارگاہ الٰہی میں پہنچے تو ارشاد فرمایا:

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی. (النجم: ١٠)

''پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی''۔ (عرفان القرآن)

حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ یہ وحی اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنے محبوب کو ارشاد فرمائی درمیان میں کوئی وسیلہ نہ تھا۔ پھر راز و نیاز کی گفتگو ہوئی۔ اسرار و رموز سے آگاہی فرمائی جسے اللہ تعالیٰ نے تمام

مخلوق سے پوشیدہ رکھا۔ اس گفتگو کا علم اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ ہی کو ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى. (النجم: ۱۱)

''(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھا''۔

اس آیت مبارکہ میں حضور سرور کونین حضرت محمد ﷺ کے قلب انور کی عظمت کا بیان ہے کہ شب معراج آپ ﷺ کی مقدس آنکھوں نے انوار وتجلیات اور برکات الٰہی دیکھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے تو آنکھ نے جو دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی یعنی آنکھ سے دیکھا اور دل نے گواہی دی اور اس دیکھنے میں شک وتردد اور وہم نے راہ نہ پائی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے محبوب کی آنکھوں کا ذکر فرماتا ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى. (النجم: ۱۷)

''اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)''۔

اس آیت کریمہ میں حضور ﷺ کی مقدس آنکھوں کا ذکر ہے کہ جب آپ ﷺ شب معراج کی رات اس مقام پر پہنچے جہاں سب کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں وہاں آپ ﷺ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے تو اس موقع پر آپ ﷺ نے دائیں بائیں کہیں بھی نہیں دیکھا۔ نہ آپ کی آنکھیں بہکیں بلکہ خالق کائنات کے جلووں میں گم تھی۔ واقعہ معراج کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مزید ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى. (النجم: ۱۸)

''بے شک انہوں نے (معراج کی شب) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں''۔

اس آیت مقدسہ میں بتایا گیا ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ کی مقدس آنکھوں نے اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانیاں ملک وملکوت کے عجائب کو ملاحظہ فرمایا اور تمام معلومات غیبیہ کا آپ کو علم حاصل ہوگیا۔ (روح البیان)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رایت ربی فی احسن صورۃ فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردھا...

''میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا پھر اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنا ید قدرت رکھا اس سے میں نے اپنے سینہ میں ٹھنڈک پائی اور زمین وآسمان کی ہر چیز کو جان لیا''۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۸)

ایک موقع پر مزید ارشاد نبوی ﷺ ہوتا ہے:

رایت ربی بعینی وقلبی. (مسلم شریف)

''میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا''۔

دیدار الٰہی کا ذکر ایک اور حدیث میں اس طرح فرمایا:

فخاطبنی ربی ورایته بعینی بصری فاوحی. (صاوی صفحہ ۳۲۸)

''میرے رب نے مجھ سے کلام فرمایا اور میں نے اپنے پروردگار کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور اس نے میری طرف وحی فرمائی''۔

حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ شب معراج حضور ﷺ نے اپنی سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا مشاہدہ فرمایا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل، موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور حضرت سید المرسلین ﷺ کو اپنے دیدار کا اعزاز بخشا۔ حضرت امام احمدؒ نے فرمایا کہ میں حدیث حضرت ابن عباسؓ کا قائل ہوں کہ حضور ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ قسم کھاتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے شب معراج اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

فخر دو عالم حضرت محمد ﷺ کو شب معراج اللہ تعالیٰ نے تین تحفے عطا فرمائے۔ پہلا سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں۔ جن میں اسلامی عقائد ایمان کی تکمیل اور مصیبتوں کے ختم ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ دوسر اتحفہ یہ دیا گیا کہ امت محمدیہ (ﷺ) میں جو شرک نہ کرے گا وہ ضرور بخشا جائے گا۔ تیسرا تحفہ یہ کہ امت پر پچاس نمازیں فرض ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان تینوں انعامات وتحائف کو لے کر اور جلوہ الٰہی سے سرفراز ہوکر عرش و کرسی، لوح وقلم، جنت و دوزخ، عجائب وغرائب، اسرار و رموز کی بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ فرمانے کے بعد جب پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ واپسی کے لئے روانہ ہوئے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا، کیا عطا ہوا؟ حضور ﷺ نے امت پر پچاس نمازوں کی فرضیت کا ذکر فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نے اپنی قوم (بنی اسرائیل) پر خوب تجربہ کیا ہے۔ آپ کی امت یہ بار نہ اٹھاسکے گی۔ آپ واپس جائیے اور نماز میں کمی کرائیے۔ رسول اللہ ﷺ پھر تشریف لے گئے اور دس نمازیں کم کرالیں۔ پھر ملاقات ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام نے پھر کم کرانے کے لئے کہا۔ حضور ﷺ پھر بارگاہ الٰہی میں پہنچے دس نمازیں کم کرالیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشوروں سے بار بار مہمان عرش نے بارگاہ رب العرش میں نماز میں کمی کی التجا کی کم ہوتے ہوتے پانچ وقت کی نماز رہ گئی اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے محبوب! ہم اپنی بات بدلتے نہیں اگرچہ نمازیں تعداد میں پانچ وقت کی ہیں مگر ان کا ثواب دس گنا دیا جائے گا۔ میں آپ کی امت کو پانچ وقت کی نماز پر پچاس وقت کی نمازوں کا ثواب دوں گا"۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ حضور ﷺ براق پر سوار ہوئے اور رات کی تاریکی میں مکہ معظّمہ واپس تشریف لائے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد سوئم صفحہ ۳۲)

اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں۔ یہ ساری کائنات جو کہ کارخانہ قدرت ہے اور اس کارخانہ عالم کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھانے کے لئے بلوایا تو اس میں کتنا وقت لگا، اس کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ اللہ تعالیٰ جو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے اس رب کائنات نے اس کارخانہ عالم کو یکدم بند کردیا سوائے اپنے محبوب ﷺ اور ان چیزوں کے جنہیں حضور ﷺ نے متحرک پایا۔ باقی تمام کائنات کو ٹھہرادیا، چاند اپنی جگہ ٹھہر گیا، سورج اپنی جگہ رک گیا، حرارت اور ٹھنڈک اپنی جگہ ٹھہر گئی، حضور ﷺ کے بستر مبارک کی حرارت اپنی جگہ قائم رہی، حجرہ مبارک کی زنجیر ہلتے ہوئے جس جگہ پہنچی تھی وہیں رک گئی، جو سویا تھا سوتا رہ گیا جو بیٹھا تھا بیٹھا رہ گیا غرض یہ کہ زمانے کی حرکت بند ہوگئی۔

جب سرکار دو عالم ﷺ راتوں رات ایک طویل سفر کرکے زمین پر تشریف لائے تو کارخانہ عالم بحکم الٰہی پھر چلنے لگا۔ ہر شے از سرنو مراحل کو طے کرنے لگی، چاند سورج اپنی منازل طے کرنے لگے، حرارت وٹھنڈک اپنے درجات طے کرنے لگی۔ غرض یہ کہ جو جو چیزیں سکون میں آگئی تھیں مائل بہ حرکت ہونے لگیں۔ بستر مبارک کی حرارت اپنے درجات طے کرنے لگی۔ حجرہ مبارک کی زنجیر ہلنے لگی۔ کائنات میں نہ کوئی تغیر آیا اور نہ ہی کسی کو احساس تک ہوا۔ (روح البیان جلد ۵، صفحہ ۱۲۵)

حضور سرور کونین ﷺ نے صبح ہوتے ہی اس واقعہ کا ذکر اپنی چچا زاد بہن ام ہانی سے فرمایا۔ انہوں نے عرض کی قریش سے اس کا تذکرہ نہ کیا جائے لوگ انکار کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں حق بات ضرور کروں گا میرا رب سچا ہے اور جو کچھ میں نے دیکھا وہی سچ ہے۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ خانہ کعبہ میں تشریف لائے۔ خانہ کعبہ کے آس پاس قریش کے بڑے بڑے رؤساء جمع تھے۔ آپ ﷺ مقام حجر میں بیٹھ گئے اور لوگوں کو مخاطب کرکے واقعہ معراج بیان فرمایا۔ مخبر صادق حضرت محمد ﷺ کے تذکرہ کو سن کر کفارو مشرکین ہنسنے لگے اور مذاق اڑانے لگے۔ ابوجہل بولا، کیا یہ بات آپ پوری قوم کے سامنے کہنے کے لئے تیار ہیں؟ آپ ﷺ

نے فرمایا: بے شک۔ ابوجہل نے کفار مکہ کو بلایا اور جب تمام قبائل جمع ہوگئے تو حضور ﷺ نے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ کفار واقعہ سن کر تالیاں بجانے لگے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب کا مذاق اڑانے لگے۔ ان قبائل میں شام کے تاجر بھی تھے انہوں نے بیت المقدس کو کئی بار دیکھا تھا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے کہا، ہمیں معلوم ہے کہ آپ آج تک بیت المقدس نہیں گئے۔ بتایئے! اس کے ستون اور دروازے کتنے ہیں؟ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یکا یک بیت المقدس کی پوری عمارت میرے سامنے آگئی وہ جو سوال کرتے میں جواب دیتا جاتا تھا مگر پھر بھی انہوں نے اس واقعہ کو سچا نہ مانا۔

جب حضور ﷺ مسجد اقصیٰ کے بارے میں جواب دے چکے تو کفار مکہ حیران ہوکر کہنے لگے مسجد اقصیٰ کا نقشہ تو آپ نے ٹھیک ٹھیک بتادیا لیکن ذرا یہ بتایئے کہ مسجد اقصیٰ جاتے یا آتے ہوئے ہمارا قافلہ آپ کو راستے میں ملا ہے یا نہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قافلہ مقام روحاء پر گزرا، ان کا ایک اونٹ گم ہوگیا تھا۔ وہ لوگ اسے تلاش کررہے تھے اور ان کے پالان میں پانی کا بھرا ہوا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ مجھے پیاس لگی تو میں نے پیالہ اٹھا کر اس کا پانی پی لیا۔ پھر اس کی جگہ اس کو ویسے ہی رکھ دیا جیسے وہ رکھا ہوا تھا۔ جب وہ لوگ آئیں تو ان سے دریافت کرنا کہ جب وہ اپنا گم شدہ اونٹ تلاش کرکے پالان کی طرف واپس آئے تو کیا انہوں نے اس پیالہ میں پانی پایا تھا یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے یہ بہت بڑی نشانی ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں فلاں قافلے پر بھی گزرا۔ دو آدمی مقام ذی طویٰ میں ایک اونٹ پر سوار تھے ان کا اونٹ میری وجہ سے بدک کر بھاگا اور وہ دونوں سوار گر پڑے۔ ان میں فلاں شخص کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ جب وہ آئیں تو ان دونوں سے یہ بات پوچھ لینا۔ انہوں نے کہا اچھا یہ دوسری نشانی ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

اہل ایمان نے اس واقعے کی سچائی کو دل سے مانا اور اس کی تصدیق کی مگر ابوجہل حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس دوڑا دوڑا گیا اور کہنے لگا: اے ابوبکر! تو نے سنا کہ محمد (ﷺ) کیا کہتے ہیں۔ کیا یہ بات تسلیم کی جاسکتی ہے کہ رات کو وہ بیت المقدس گئے اور آسمانوں کا سفر طے کرکے آبھی گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمانے لگے اگر میرے آقا (ﷺ) نے فرمایا تو ضرور سچ فرمایا ہے کیونکہ ان کی زبان پر جھوٹ نہیں آسکتا۔ میں اپنے نبی کی سچائی پر ایمان لاتا ہوں۔ کفار بولے۔ ابوبکر تم کھلم کھلا ایسی خلاف عقل بات کیوں صحیح سمجھتے ہو؟ اس عاشق صادق نے جواب دیا: میں تو اس سے بھی زیادہ خلاف عقل بات پر یقین رکھتا ہوں۔ (یعنی باری تعالیٰ پر) اسی دن سے حضرت ابوبکرؓ کو دربار نبوت سے صدیق کا لقب ملا۔ ☆☆☆☆☆

ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ

نواز رومانی

ام المومنین حضرت سیدہ حفصہؓ کے والد گرامی حضرت سیدنا عمر فاروقؓ چھٹے سال نبوت میں نور اسلام سے بہرہ ور ہوئے اور اسی دوران ان کے تمام اہل خانہ اس دولت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر ابن الخطابؓ اس منزل میں قدم رکھ چکی تھیں جبکہ شادی کر دینی چاہئے۔ چنانچہ بیٹی کے رشتے کے لئے ان کی نظر انتخاب حضرت خنیس بن حذافہؓ پر پڑی۔ چنانچہ دونوں کی شادی کر دی گئی وہ ہنسی خوشی زندگی کے دن گزارنے لگے۔

اسلام اور کفر کی پہلی مڈبھیڑ میدان بدر میں ہوئی اس دن رمضان المبارک کی سترہ تاریخ اور ۲سن ہجری تھا۔ اس غزوہ میں حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر فاروقؓ کے شوہر حضرت خنیس بن حذافہؓ بھی شریک تھے، بڑی پامردی و جوانمردی سے دشمنوں کے خلاف لڑے اور خوب لڑے، دشمن کو مارا بھی اور خود بھی زخم کھائے اور اتنے زخم کھائے کہ چور چور ہوگئے۔ اسی حالت میں انہیں واپس مدینہ منورہ لایا گیا جہاں انہوں نے غزوہ بدر میں کھائے ہوئے زخموں کی بدولت جام شہادت نوش کیا۔

جب حضرت سیدہ حفصہؓ اپنے خاوند کی رفاقت اور محبت سے محروم ہوئیں اور بیوگی کی چادر اوڑھی تو اس وقت ان کی عمر اکیس سال تھی جب عدت کی مدت ختم ہوئی تو لامحالہ اپنی جوان بیٹی کے عقد کی فکر ان کے والد گرامی حضرت عمر فاروقؓ کو ستانے لگی۔ تمنا تھی کہ جلد سے جلد اس کا گھر دوبارہ آباد ہوجائے اور وہ اس تلاش میں تھے کہ کوئی قابل اعتماد رفیق زندگی اس کے لئے مل جائے۔ وہ اسی تذبذب میں تھے کہ ان کا خیال معاً حضرت عثمان غنیؓ کی طرف گیا۔ ''میرا خیال ہے مجھے عثمانؓ سے بات کرنی چاہئے''۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوچکا تھا۔ اس خیال کے آتے ہی ان کے دل و دماغ میں اطمینان کی لہر دوڑ گئی اور پھر وہ حضرت عثمانؓ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ وہ اس وقت گھر پر ہی تھے، بڑے تپاک اور محبت سے حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو ملے۔ ایک غرض تمہارے پاس لے آئی۔

حضرت عمر فاروقؓ نے گفتگو کا آغاز کیا: کہو: حضرت عثمان غنیؓ ہمہ تن گوش ہوگئے۔ تم جانتے ہو حفصہؓ بیوہ ہوچکی ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے شادی کرلو۔ مجھے چند دن دو، سوچ کر جواب دوں گا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے جواب دیا۔

کچھ دنوں کے بعد حضرت عمر فاروقؓ پھر حضرت عثمان غنیؓ سے ملے، انہیں یقین تھا کہ عثمانؓ مثبت جواب دیں گے۔ کیا سوچا ہے تم نے حفصہؓ کے بارے میں؟ حضرت عمر فاروقؓ نے پوچھا۔ فی الحال میرا نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے جواب دیا:

یہ جواب حضرت عمر فاروقؓ کی توقع کے خلاف تھا۔ پھر وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر کی طرف چل پڑے۔ دونوں دوست بڑے پیار اور محبت سے ملے، تھوڑی دیر حضور اکرم ﷺ کے ذکر سے سکون حاصل کرتے رہے اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا: عمرؓ کسی کام سے آئے ہو؟ ہاں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہو: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی پوری توجہ ان کی جانب مرکوز کردی۔ تم تو جانتے ہو حفصہ (رضی اللہ عنہا) بیوہ ہے۔ بالکل جانتا ہوں۔ تم اس کو اپنے حبالہ عقد میں لے لو۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا اور غور سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا چہرہ دیکھنے لگے اور کان ان کی آواز سننے کے لئے منتظر تھے کہ کیا جواب دیتے ہیں مگر انہوں نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اسی طرح خاموشی میں کچھ وقت گزر گیا اور پھر حضرت عمر فاروقؓ اٹھ کر چلے گئے انہیں اپنے دوست اور دینی بھائی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خاموشی پر سخت تعجب تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ ایسا رویہ اختیار کریں گے۔ دماغ میں پھر سوچوں کا ہجوم ہونے لگا اور نظروں کے سامنے اور کئی چہرے گھومنے لگے، وہ سوچ رہے تھے:

اب کون ہے جس سے حفصہ (رضی اللہ عنہا) کی بات کروں۔ بیٹی کے مستقبل نے انہیں سوچوں کے گہرے پانیوں میں اتار رکھا تھا۔ ایک دن وہ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

یارسول اللہ ﷺ! میں نے حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے شادی کے لئے عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کہا تو انہوں نے صاف انکار کردیا، ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے اس ضمن میں بات کی تو انہوں نے چپ سادھ لی۔

اپنی مراد کی وجہ پریشانی معلوم ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فکر نہ کرو حفصہ (رضی اللہ عنہا) کی شادی اس شخص کے ساتھ ہوگی جو (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور (حضرت) عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہے اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کی شادی اس خاتون سے ہوگی

جو حفصہ (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہے۔

اپنے آقا و مولا ﷺ کی بات سن کر حضرت عمر فاروقؓ کو اطمینان قلب ہوگیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنے غلام و جانثار حضرت عمر فاروقؓ سے فرمایا: ''تم اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو''۔

اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہوسکتی تھی اور پھر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی بیٹی کا نکاح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بعوض چار سو درہم کردیا اور وہ حرم نبوی میں داخل ہوکر ام المومنین کے اعزاز سے مشرف ہوئیں۔ یہ شادی شعبان ۴ ہجری میں ہوئی اس نے حضرت عمر فاروقؓ کو حضور اکرم ﷺ کے اور قریب کردیا اور ان کا قبیلہ عدی جس کے پاس سفارت کی ذمہ داریاں تھیں، آپ ﷺ کے ساتھ رشتہ مصاہرت میں منسلک ہوگیا۔

جب حضرت سیدہ حفصہؓ حضور اکرم ﷺ کی زوجیت سے سرفراز ہوئیں تو دو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پہلے سے موجود تھیں۔ ایک سیدہ حضرت سودہ بنت زمعہؓ اور دوسری سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ مسجد نبوی سے متصل ہی حضرت حارثہ بن نعمانؓ کے مکانات تھے جب رسالت مآب ﷺ کسی خاتون کو شرف زوجیت سے نوازتے تو وہ اپنا مکان خالی کردیتے تھے۔ اس طرح انہوں نے یکے بعد دیگرے تمام مکانات اپنے محبوب آقا ﷺ کی نذر کردیئے تھے۔ ان میں چار مکان تو کچی اینٹوں کے بنے ہوئے تھے اور پانچ مکان گارے اور کھجور کی شاخوں کے تھے۔ شادی کے بعد حضرت حفصہؓ کو جس مکان میں رکھا گیا، وہ مشرقی جانب تھا۔ حضرات شیخینؓ کے باہمی قریبی تعلقات کی وجہ سے امہات المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت حفصہؓ کی آپس میں گاڑھی دوستی تھی اور وہ ایک دوسری کے بہت قریب تھیں۔

امہات المومنین پر خصوصاً عورتوں کے مسائل کے سلسلہ میں بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی تھی لہذا حضور ﷺ نے ان کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ فرمائی۔ اسلام نے عورتوں کو جو درجہ دیا قرآن مجید میں ان کے متعلق آیات نازل ہوئیں تو ان کی قدرو منزلت معلوم ہوئی۔ جہاں ان کے حقوق و تحفظ کی خاطر بے شمار اصلاحات کیں، وہیں رسالت مآب ﷺ نے اپنے گھر میں ازواج مطہراتؓ سے حسن سلوک کا ایک مثالی معیار قائم کیا، انہیں رائے کی آزادی کا پورا پورا حق دیا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض روایات میں ایسے واقعات ملتے ہیں جن میں وہ اپنی ضروریات اور اپنے مطالبات پوری بے باکی اور بے تکلفی سے حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کردیا کرتی تھیں اور معاشرتی اور دیگر معاملات میں اپنی رائے کا اظہار آزادی سے کردیا کرتی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ حفصہؓ کے مزاج میں قدرے تیزی تھی لہذا بعض اوقات گھریلو ماحول میں

معمولی سی تلخی پیدا ہوجاتی تھی لیکن اس مبارک گھر میں جلد ہی یہ صورت حال محبت و شفقت اور ملائمت و نرمی کی شیرینی میں تبدیل ہوجاتی تھی۔ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! ہم عہد جاہلیت میں عورتوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے اور دبا کر رکھتے تھے جب ہم مدینہ آئے تو ہمیں یہاں ایسے لوگ بھی ملے جن پر ان کی بیویاں حاوی تھیں اور یہی سبق ہماری عورتیں ان سے سیکھنے لگیں۔ ایک دفعہ کسی کام سے متعلق کسی سے مشورہ کررہا تھا، میری بیوی کہنے لگی:

ایسا اور ایسا کرلو۔ میں نے کہا: تمہیں اس بات سے کیا واسطہ؟ بیوی نے جواب دیا: تعجب ہے کہ آپ اپنے کام میں کسی کی مداخلت گوارا نہیں کرتے حالانکہ آپ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ سے تکرار کرتی ہے جو آپ ﷺ کی رنجیدگی کا باعث بنتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر سنبھالی اور سیدھا بیٹی حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر گیا، وہ مجھے دیکھ کر خوش ہوئی۔ میں نے پوچھا: بیٹی! کیا تم حضور اکرم ﷺ سے تکرار کرتی اور جواب دیتی ہو جو انہیں گراں گزرتی ہے۔

ہاں۔ بیٹی نے جواب دیا۔ کیا تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غضب سے نہیں ڈرتی ہو جو ایسا کرتی ہو؟ اور پھر میں نے اس سے کہا: اللہ کے رسول ﷺ سے کبھی کوئی ایسی بات نہ کرنا جو ان کی طبیعت پر گراں گزرے اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا اور نہ ہی تم حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کی ریس کرنا جو رسول اکرم ﷺ کی محبت پر نازاں ہیں۔

ام المومنین سیدہ حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ پیکر اخلاص، ایمان و ایقان میں پختہ، زہد و ریاضت میں ہمہ تن سرگرم، حب رسول اللہ ﷺ میں غریق، وفاشعار، اطاعت گزار، متورع، شب بیدار، کثرت سے روزے رکھنے والی اور احکام دین کی بجا آوری میں پورا اہتمام کرنے والی خاتون تھیں۔ علاوہ ازیں آپ پڑھنا جانتی تھیں۔

ایک مرتبہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصوں پر مشتمل کوئی کتاب کہیں سے مل گئی تو سیدہ حفصہؓ اس کو حضور اکرم ﷺ کے سامنے پڑھنے لگیں، اس پر ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میرے موجود ہوتے ہوئے بھی تم میں حضرت یوسف علیہ السلام آجائیں تو مجھے چھوڑ کر ان کے پیچھے لگ جاؤ گے اور گمراہی کا راستہ اختیار کرلو گے حالانکہ تمام نبیوں میں سے تمہارا نبی میں ہوں اور تمام امتوں میں سے تم میری امت ہو۔

جب دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا ہے تو کتاب فوراً چھوڑ دی اور عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو ناراض نہیں دیکھ سکتی۔

سیدہ حفصہ بنت عمر فاروقؓ کے خاندان کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ وہ نکتہ آفرینی، زور بیان اور فصاحت و بلاغت میں مشہور و معروف تھا اور یہ خصوصیات و اوصاف ام المومنین حضرت حفصہؓ کو ورثے میں حاصل ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ اس کے بارے میں کماحقہ واقف تھے لہذا انہوں نے اپنی اس زوجہ محترمہ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔ مسند احمد بن حنبل کی روایت کے مطابق حضور اکرم ﷺ نے اپنی ایک صحابیہ حضرت شفاء بن عبداللہ عدیہؓ کو جو لکھنا پڑھنا جانتی تھیں، اس بات پر مامور فرمایا کہ وہ سیدہ حفصہؓ کو لکھنا سکھائیں چنانچہ حضرت شفاءؓ نے انہیں لکھنا سکھایا اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کا دم بھی بتایا لہذا بہت جلد انہوں نے لکھنے میں مہارت حاصل کر لی۔

آپ بڑے انہماک و توجہ سے اپنے آقا و مولا ﷺ کے ارشادات عالیہ سنا کرتی تھیں، انہیں سمجھتیں اور دل و دماغ میں محفوظ کر لیتی تھیں، نکتہ سنج بھی تھیں اور نکتہ آفریں بھی۔ اگر کبھی مسئلہ پر ذہن میں کوئی خیال ابھرتا یا اشکال پیدا ہوتا تو اس کو رفع کرنے میں تاخیر سے کام نہیں لیتی تھیں اور اسے سمجھنے اور اس کی تہہ تک پہنچنے کے لئے فوراً بارگاہ نبوی ﷺ میں اس خیال یا اشکال کو پیش کر دیتی تھیں تاکہ وضاحت ہوجائے اور کسی طرح کا ابہام باقی نہ رہے۔ حضور اکرم ﷺ بھی ان کے سوالات بڑے تحمل سے سنتے اور ان کے جوابات دیتے۔ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو اہل ایمان غزوہ بدر اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے، وہ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ یہ ارشاد سننے کے بعد ذہن میں طرح طرح کے سوالات نے سر اٹھایا اور بہت غوروخوض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ جب اس ارشاد کی تفسیر نہ کرسکیں تو عرض کیا:

فداک ابی وامی یارسول اللہ ﷺ! حکمت عطا ہو جو آپ ﷺ نے غزوہ بدر اور بیعت رضوان کے اہل ایمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو دنیا میں متقی تھے اور ظالموں کو اس میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

قرآن پاک وقفے وقفے سے نازل ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے اپنی حیات مقدسہ کے دوران ہی اس بات کا اہتمام فرمادیا تھا کہ جونہی آیات مبارکہ نازل ہوتی تھیں، انہیں متعلقہ سورت میں شامل کرکے احاطہ تحریر میں لایا جاتا۔ دوسرے کاتبان وحی کے علاوہ یہ ذمہ داری سیدہ حفصہؓ کے بھی سپرد تھی کیونکہ وہ لکھنا سیکھ چکی تھیں لہذا سرور کونین ﷺ کی ہدایت کے مطابق نازل شدہ آیت مبارکہ کو اپنے پاس موجود قرآنی نسخے میں درج

کر لیتی تھیں۔ اہل سیر کے مطابق رسول عربی ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی قرآن مجید کے تمام کتابت شدہ اجزاء یکجا کرا کے اپنی زوجہ اطہر سیدہ حفصہؓ کے پاس رکھوا دیئے تھے جو تاحیات ان کے پاس رہے۔

روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ حفصہؓ کو طلاق رجعی دی جب حضرت عمر فاروقؓ کو اس کی خبر ملی تو بہت دکھ ہوا اور شدت غم سے سر پر مٹی ڈال لی اور کہنے لگے: اس کے بعد اب اللہ کی نگاہ میں عمرؓ اور اس کی بیٹی (رضی اللہ عنہا) کی کوئی قدر و منزلت نہیں رہی۔ اور جب اس کی اطلاع سیدہ حفصہ بنت عمر فاروقؓ کے ماموں عثمان، قدامہ اور پسران مظعونؓ کو ہوئی تو آئے، وہ ان کے سامنے رونے لگیں اور بولیں:

اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے اکتا کر طلاق نہیں دی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، سیدہ حفصہؓ نے آپ ﷺ سے پردہ کر لیا تو فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا تھا کہ میں حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے رجوع کر لوں کیونکہ وہ کثرت سے روزے رکھنے والی اور شب بیدار ہے اور یہ جنت میں میری زوجہ ہوگی۔

حضرت سیدہ حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ کی عمر ۲۹ سال تھی، ساڑھے سات سال آپؓ نے اپنے محبوب شوہر ﷺ کی معیت و رفاقت میں گزارے۔

عہد عثمانی میں جب عجمیوں کی ایک کثیر تعداد داخل اسلام ہوئی تو قرآن حکیم کی کتابت (املاء)، تلفظ اور تلاوت میں اختلاف کی صورتیں پیدا ہوئیں تو خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورینؓ نے ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر فاروقؓ کے پاس جو نسخہ قرآن تھا، اس کی نقول کرا کر اپنی مہر کے ساتھ اپنی مملکت کے مختلف شہروں میں بھجوا دیں تا کہ ہر جگہ ایک طرح کتابت و قرآت ہو اور اختلاف کی کوئی گنجائش نہ رہے لہذا قرآن کی ترتیب و تدوین اور اس کی حفاظت کا سہرا بھی ام المومنین سیدہ حفصہؓ کے سر ہے۔

زمانہ مختلف نشیب و فراز سے گزرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا اور سن ۴۱ ہجری تک چشم فلک نے بڑے بڑے انقلابات دیکھے۔ اس وقت ام المومنین حضرت سیدہ حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ کی عمر مبارک ۵۹ برس تھی، آثار بتا رہے تھے کہ اجل نے رخصتی کے لئے زندگی کے دروازے پر دستک دے دی ہے لہذا انہوں نے اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو بلا بھیجا، وہ آئے تو کہنے لگیں:

تمہیں یاد ہوگا ابا جان نے داعی اجل کو لبیک کہنے سے قبل چوتھائی حصہ مال کی میرے لئے وصیت کی تھی۔ یاد ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ یہ بھی علم ہوگا کہ ابا جان نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب میں وفات پاؤں تو اس مال کو آل عمر میں تقسیم کر دیا جائے۔ معلوم ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: ہاں۔ ام المومنینؓ

نے فرمایا: لہذا غابہ میں جو مال اور جائیداد ہے اس کو فی سبیل اللہ صدقہ کر دینا۔

بہن نے باپ کے ارشادات کے مطابق وصیت کی اور پھر چند دنوں کے بعد اچانک مدینہ میں یہ خبر پھیل گئی کہ ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر فاروقؓ سفر آخرت پر روانہ ہوگئی ہیں۔ یہ امیرالمومنین سیدنا حضرت امیر معاویہ ابن ابوسفیانؓ کی خلافت کا زمانہ تھا اور ان دنوں مدینہ طیبہ کا گورنر مروان تھا۔ نماز جنازہ انہوں نے پڑھائی اور کچھ دور تک جنازہ کو کاندھا دیا۔ ایک ہجوم تھا کہ جنازے میں شامل تھا، آخر مومنوں کی ماں کا مقدس جنازہ تھا۔ حضرت سیدہ حفصہؓ کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور ان کے بیٹے عاصم، سالم اور حمزہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم قبر میں اترے اور اس مقدس ہستی کے جسد پاک کو سپرد خاک کر دیا۔

آپؓ سے ساٹھ احادیث منقول ہیں جو انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور حضرت عمر فاروقؓ سے سماعت فرمائی تھیں۔ ان میں سے چار متفق علیہ ہیں، چھ صرف صحیح مسلم شریف میں ہیں اور باقی پچاس احادیث مختلف کتب میں ہیں۔ ام المومنین سیدہ حفصہؓ فرماتی ہیں:

۱۔ موذن اذان دے کر بیٹھ جاتا تھا اور صبح شروع ہوجاتی تھی تو نبی کریم ﷺ نماز باجماعت سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ جاندار ایسے ہیں جن کے ہلاک کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔

۱۔کوا ۲۔چیل ۳۔چوہا ۴۔بچھو ۵۔کٹکھنا کتا

۳۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا ہے اور آپ ﷺ نے عمرہ کے بعد احرام نہیں کھولا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمالیا ہے اور اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں قلاوہ ڈال رکھا ہے اس لئے میں جب تک قربانی نہ کرلوں، احرام نہیں کھول سکتا۔

۴۔ رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے تھے اور لباس بھی پہلے دائیں سمت سے پہنتے تھے، ان کے سوا دوسرے کام بائیں ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔

﴿مبارکبادی﴾

محترمہ ریحانہ شاہد کو صدر اور محترمہ حافظہ نازیہ کو ناظمہ ضلع سیالکوٹ بننے پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

(منجانب: محترمہ انیلہ الیاس ناظمہ زونل سنٹرل پنجاب)

اسلام کا نظام طہارت و نظافت

قسط دوم

ڈاکٹر ابوالحسن الازہری

جب جسم میں دل کی یہ کیفیت ہوتی ہے تو اس کا اثر بقیہ اعضائے جسم پر یوں پڑتا ہے کہ پھر کان بھی کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ بظاہر وہ سنتے تو ہیں مگر حقیقت کونہیں جانتے۔ پھر آنکھیں بھی حقیقت کا دیکھنا بند کردیتی ہیں۔ وہ دیکھتی تو ہیں مگر حقیقت کی نگاہ سے نہیں دیکھتیں۔ زبانیں بولتی ہیں مگر حق کی بولی نہیں بولتیں، اس لئے کہ کان حق سننے سے بہرے، زبان حق کہنے سے گونگی اور آنکھ حق دیکھنے سے اندھی ہوجاتی ہے۔ اس لئے قرآن انسان کی اس حالت کو یوں بیان کرتا ہے:

صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡىٌ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ. (البقرہ،۲:۱۸)

’’یہ بہرے، گونگے (اور) اندھے ہیں پس وہ (راہِ راست کی طرف) نہیں لوٹیں گے‘‘۔

دلوں میں نفاق اور بغض کی بیماری کا ہونا

دل کے امراض، دل کو ناپاک کرتے ہیں، دل کی باطنی بیماریوں کی وجہ سے دل پلید ہوجاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کا عمل جامد ہوجاتا ہے، ان کے کام میں تعطل آجاتا ہے، انسان کو راہ راست پر گامزن کرنے سے قاصر ہوجاتے ہیں، نیکی اور حق کی طرف راہنمائی کرنے میں معذور ہوجاتے ہیں۔ اپنی حق کی شناخت کو کھودیتے ہیں اور باطل سے وابستہ ہوجاتے ہیں۔ سچ سے دور ہوجاتے ہیں اور جھوٹ کے قریب ہوجاتے ہیں۔ مرض کے باعث ان کی شناخت حق کی بجائے باطل و فاسد دل کی ہوجاتی ہے۔ اسی طرح قرآن دل کے مرض کا ذکر اور سورتوں میں بھی کرتا ہے۔ سورہ احزاب میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ . (الاحزاب،۳۳:۶۰)

’’اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (رسول ﷺ سے بُغض اور گستاخی کی) بیماری ہے‘‘۔

اسی طرح سورہ احزاب میں ہی فرمایا:

فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ . (الاحزاب، ۳۳: ۳۲)

’’جس کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے کہیں وہ لالچ کرنے لگے‘‘۔

ان آیات مقدسہ سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ دل کو بھی کچھ امراض لاحق ہوتے ہیں جن کی وجہ سے دل ناپاک ہوجاتا ہے۔ دل اپنی طہارت سے محروم ہوجاتا ہے، وہ امراض دل کو’’قلب سلیم‘‘ کے دائرے سے نکال دیتے ہیں۔ ان امراض قلب کے باعث دل گناہ میں ملوث ہوجاتا ہے۔ دل کی گناہ سے بچاؤ، صرف اور صرف طہارت کے ذریعے ہوتا ہے اور طہارت بھی وہ جو دل کو تمام امراض سے پاک کردے۔

اب ہم یہ بات جانتے ہیں کہ دل کو کون کون سے امراض لاحق ہوتے ہیں اور قرآن حکیم اس حوالے سے ہماری راہنمائی کس طرح کرتا ہے۔

دل اور مرض غفلت

سب سے پہلا مرض جو دل کو لگتا ہے وہ غفلت کا ہے، بے پرواہ ہونے کا ہے اور لاتعلق ہونے کا ہے۔ رب کو بھولنے کا ہے، رب سے تعلق کمزور کرنے کا ہے، عبادت سے دوری کا ہے، رب کی اطاعت سے محرومی کا ہے، رب کی یاد سے لاتعلقی کا ہے، رب کی بارگاہ میں نہ جھکنے کا ہے۔ اللہ کے حکم اور احکام سے معصیت برتنے کا ہے، اس کے حکم کو خود پر نافذ نہ کرنے کا ہے، اس کی بندگی سے بے بندگی کی کیفیت میں رہنے کا ہے اور اس کی عبادت سے فرار کا ہے اور اس اطاعت سے دوری اور غفلت کا ہے۔ یہ مرض جب دل کو لگتا ہے تو ہر امر الٰہی سے غافل کرتا ہے، ہر حکم الٰہی سے دور کرتا ہے۔ رب کی اطاعت و بندگی سے محروم کرتا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ . (الکھف، ۱۸: ۲۸)

’’اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے‘‘۔

نفس کی پیروی ہی انسان کو اپنے رب سے غافل کرتی ہے، نفس پرستی ہی انسان کو اللہ کی یاد سے دور کرتی ہے، نفس کی آرام پسندی ہی انسان کو رب کی اطاعت سے محروم کرتی ہے، نفس اپنی خواہشات کی پیروی چاہتا ہے، نفس انسان سے اپنی آرزو کی تکمیل کرتا ہے، نفس انسان کو آرام پسند بناتا ہے، محنت وعبادت سے دور کرتا ہے، نفس سہولت کا طالب ہوتا ہے اور مشقت سے بھاگتا ہے۔ جب انسان نفس کی پیروی کرنے لگتا ہے پھر ہر برائی کا ارتکاب کرنے لگتا ہے، اس لئے کہ نفس کی پہلی حالت یہی ہے کہ وہ انسان کو برائی پر اکساتا ہے۔ شر

پر انسان کو آمادہ کرتا ہے۔ نیکی سے انسان کو دور کرتا ہے۔ اس لئے ارشاد فرمایا:

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ . (یوسف، ۱۲: ۵۳)

’’بے شک نفس تو برائی کا بہت ہی حکم دینے والا ہے‘‘۔

انسان پھر نفس کی اور اس کی خواہشات کی اس قدر پیروی کرتا ہے۔ نفس کو اس طرح پالتا ہے اور نفس کو اس طرح پوجتا ہے نفس کی خواہشات کو اس طرح مانتا ہے کہ ہر خواہش نفس پر پھر مرتا ہے اور جیتا ہے۔ حتی کہ پھر ان ہی خواہشات کو پوجتے پوجتے ان خواہشات کو اپنا آلہ بنالیتا ہے جس کا ذکر قرآن یوں کرتا ہے:

اَرَءَ يْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰهُ. (الفرقان، ۲۵: ۴۳)

’’کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے‘‘۔

اور اسی حقیقت کو سورة الجاثیہ میں یوں بیان کیا:

اَفَرَءَ يْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوَاهُ وَاَضَلَّهُ اللهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللهِ ط اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ. (الجاثیة، ۴۵: ۲۳)

’’کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ ٹھہرا دیا ہے اور اس کے کان اور اس کے دل پر مُہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے، پھر اُسے اللہ کے بعد کون ہدایت کرسکتا ہے، سو کیا تم نصیحت قبول نہیں کرتے‘‘۔

یہ سارا کچھ دل کی غفلت کے باعث ہوتا ہے۔ یوں ہی انسان مولا سے غافل ہوتا ہے تو پھر کسی اور طرف، کسی اور جہت میں شاغل ہوجاتا ہے۔ دل کی بہترین مشغولیت اللہ کی اطاعت میں ہے، اللہ کی عبادت میں ہے اور اللہ کی بندگی میں ہے۔ یہ راز لوگوں پر جب عیاں ہوجاتا ہے۔ زندگی کے جس مرحلے میں یہ حقیقت انسان پر منکشف ہوتی ہے تو وہ اس راز حیات کو پالیتا ہے اور رب کی اطاعت میں آجاتا ہے۔ اب ہم دل کے دیگر امراض کا اجمال کے ساتھ جائزہ لیتے ہیں۔

دل اور رغبتِ گناہ

انسان کا دل گناہ بھی کرتا ہے اور یہ گناہ میں ملوث بھی ہوتا ہے۔ دل کے ارتکاب گناہ کی اس حقیقت کو سورہ بقرہ میں قرآن یوں بیان کرتا ہے:

فَاِنَّـهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ. (البقرہ، ۲: ۲۸۳) ’’تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہے‘‘۔

جب دل اپنی امانت کو ادا نہیں کرتا، اپنے فرض سے عہدہ براء نہیں ہوتا، اپنے اصل مقصد کو ترک کرتا ہے، رب کی معرفت کے حصول پر گامزن نہیں ہوتا۔ احکام شرع پر عمل پیرا نہیں ہوتا، شریعت کا تارک ہوتا ہے تو یوں وہ گنہگار ہوتا ہے۔ حق کو چھپا کر اور حق کو واضح نہ کرکے وہ دل گناہوں میں ڈبوتا ہے، دل کے گناہ کی وجہ سے انسان اپنے عمل میں بھی فاسق ٹھہرتا ہے۔ اسی طرح بعض دل وہ ہوتے ہیں جو ٹیڑھے ہوتے ہیں جو حق کی بات سننا گوارا ہی نہیں کرتے۔ جو حق سے دور ہوتے ہیں اور ساری زندگی رب سے ناآشنا ہوتے ہیں، انسان کی یہ حالت دلوں کے زیغ سے جنم لیتی ہے۔

دل اور مرضِ زیغ

قرآن اس کا تذکرہ یوں کرتا ہے:

مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ . (التوبۃ، ۹:۱۱۷)

''قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جاتے''۔

دلوں کو ایک بیماری ''زیغ'' کی صورت میں لگتی ہے۔ یہ دل حق سے دور ہوجاتے ہیں یہ سچ سے ہٹ جاتے ہیں۔ یہ دل صدق سے پھر جاتے ہیں، یہ دل عبادت سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں اور معرفت حق سے انحراف کرتے ہیں۔ اسی طرح سورہ آل عمران میں ارشاد فرمایا:

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ . (آل عمران، ۳:۷) ''سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے''۔

یہاں زیغ دل کی بیماری کو کجی سے تعبیر کیا ہے۔ یہ دل کبھی کبھی راہ حق سے کج راہ ہوجاتے ہیں، حق کو چھوڑ کر گمراہ ہوجاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے ان کا مقصد حق کو پانا نہیں بلکہ انتشار پھیلانا ہوتا ہے۔ ان کا مدعا حق تک پہنچنا نہیں بلکہ باطل کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ اپنے ٹیڑھے دلوں کی طرح لوگوں کے دلوں کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور وہ اپنی گمراہی میں آگے ہی آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ وہ معاشرے میں باطل کو فروغ دیتے ہیں مگر وہ اپنے تئیں اسے حق سمجھتے ہیں۔ وہ حق سے دور ہوتے ہیں مگر اپنے ہر عمل کو حق سے تعبیر کرتے ہیں، وہ دین سے نابلد ہوتے ہیں مگر اپنے ہر عمل پر دین کی سند لگاتے ہیں۔ ان کی ساری حیات زیغ سے وابستہ ہے۔ وہ حق سے ناآشنا ہوکر بھی حق شناس ہونے کی بات اور دعویٰ کرتے ہیں۔ یہی ان کے دلوں کا ٹیڑھا پن ہے۔ یہی ان کے دلوں کی کجی ہے اور یہی ان کے دلوں کی گمراہی ہے۔

اس لئے اہل ایمان اور اہل اسلام جوں جوں رب کی عبادت میں آگے بڑھتے ہیں اور جوں جوں اس کی قربت پاتے ہیں اور اس کی معرفت حاصل کرتے ہیں توں توں وہ اپنے مولا کی بارگاہ میں یہ دعا کرتے ہوئے

نظر آتے ہیں:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً. (آل عمران، ۳:۸)

’’(اور عرض کرتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما‘‘۔

ہدایت انسانی دلوں کو راہ راست پر گامزن رکھتی ہے۔ جب تک انسانی دل میں ہدایت ہوتی ہے تو یہ صراط مستقیم پر چلتا رہتا ہے۔ ہدایت ایک چراغ کی مانند ہے جو انسان کو کفر کے اندھیرے اور نافرمانی کی ظلمت میں، روشنی دیتی ہے۔ ہدایت کے باعث ہی انسان گمراہی و ضلالت سے بچتا ہے۔ انسان کے پاس ہدایت اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی نعمت کے باعث انسان اللہ کی رحمت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ یہی رحمت انسان کو اپنے رحیم رب سے واصل کرتی ہے۔

اس لئے اہل ایمان رب سے دعا کرتے ہیں کہ مولا ہمارے ہدایت یافتہ دلوں کو محرومِ ہدایت نہ کر اور ان کو پھر گمراہی میں پڑنے سے بچا، ان کو پھر سے کجروی سے محفوظ بنا، اب ایمان کی روشنی کے بعد کفر کے اندھیرے سے محفوظ فرما۔ اب اپنی فرمانبرداری سے نافرمانی کی راہ پر نہ چلا، اب ہدایت کی نعمت عطا کر کے ہمیں واپس نہ لٹا۔ اب ہمیں اپنا ہی بنا، اپنے غیر کو ہمارا بھی غیر ہی بنا، ہمیں اپنی وحدت کے جلوے دکھا، ہمیں شرک سے دور ہٹا، ہمیں گناہ سے بچا، ہر زیغ کو ہمارے دل سے ختم فرما اور ہمارے دل کو اپنا ہی مرکز بنا۔ باری تعالیٰ انسان کے دل کی گہرائیوں سے اٹھی آواز پر یوں جواب دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ. (الصف، ۶۱:۵)

’’پھر جب انہوں نے کجروی جاری رکھی تو اللہ نے اُن کے دلوں کو ٹیڑھا کردیا‘‘۔

یہ آیت کریمہ اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ انسان رب سے پھر مانگتا ہے باری تعالیٰ اسے وہ عطا کردیتا ہے۔ یقیناً بندے نے اپنے رب سے جو چیز مانگی ہے وہ خیر ہے۔ وہ ہدایت ہے۔ وہ نیکی ہے، وہ اس کی فرمانبرداری ہے، اس کے علاوہ انسان جو کچھ کرتا ہے یہ اس کا اپنا عمل ہے، یہ اس کا اپنا انتخاب ہے۔ رب نے انسان کو خیر اور شر دونوں کی راہنمائی عطا کردی ہے، دونوں کی حقیقت سمجھادی ہے۔ دونوں کا نفع وضرر بتادیا ہے، دونوں کے انجام سے آگاہ کردیا ہے۔ اب وہ طبیعتیں جو نافرمانی کی طرف راغب ہوتی ہیں۔ جنھوں نے گمراہی اور کجروی کو اختیار کیا ہے جنھوں نے راہ حق کو چھوڑ دیا ہے، جنھوں نے صدق کی بجائے کذب کو اپنالیا ہے، جنھوں نے حق کی بجائے باطل کو اختیار کرلیا ہے، وہ حق پرست ہونے کی بجائے باطل پرست ہوگئے ہیں جنھوں

نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو چن لیا ہے۔ باری تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَمَّا زَاغُوْٓا ۔ جب انہوں نے اپنی کجروی جاری رکھی۔

جب گمراہی کو ہی اختیار کئے رکھا۔ اسی کو اپنی پہچان اور شناخت بنائے رکھا اور اسی پر کمر بستگی کو اپنا شعار بنائے رکھا اور ہدایت سے کلیتًا انحراف جاری رکھا تو ایسے لوگوں کے دلوں کو باری تعالیٰ ٹیڑھا کردیتا ہے۔ اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ، اللہ نے ان کی گمراہی و ضلالت پر ثابت قدمی کی وجہ سے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کردیا ہے۔ وہ ہدایت کے طالب ہی نہ تھے اس لئے انہیں ہدایت سے محروم کردیا ہے۔

معصیت شعار دلوں کا بیان

جب ہم قرآن حکیم سے دلوں کے احوال کا مطالعہ کرتے ہیں تو قرآن بیان کرتا ہے کہ ان کے دل متفرق ہیں، ان کے دل مختلف ہیں، ان مختلف دلوں میں سے کچھ دل قلب لاھیۃ یعنی غافل دل ہیں۔ کچھ دل قلب اثم یعنی گنہگار دل ہیں، کچھ دل قلب زیغ یعنی ٹیڑھے دل ہیں، کچھ دل زنگ آلود دل ہیں، کچھ قلب قاسیہ سخت چٹان نما دل ہیں اور کچھ قلب فازعہ گھبراہٹ والے دل ہیں، کچھ قلب مرعوب ہیں کچھ قلب مریض ہیں کچھ قلب ریب یعنی شک کرنے والے دل ہیں، کچھ قلب وجلہ خوف کھانے والے دل ہیں، کچھ قلوب منکرہ انکاری دل ہیں، کچھ قلوب قاطع قطع کرنے والے دل ہیں، کچھ تعلق توڑنے والے دل ہیں، کچھ قلب خاتم مہر لگے دل ہیں، کچھ قلب مغضوب غضبناک دل ہیں، کچھ قلب غلوف یعنی غلاف شدہ سرہ دل ہیں، کچھ دل حسرت زدہ دل ہیں کچھ قلب غل یعنی کینہ اور بغض رکھنے والے دل ہوتے ہیں، کچھ قلب، قلوب اغفال ہوتے ہیں جن پر تالے لگے ہوتے ہیں اور ہدایت کو قبول نہیں کرتے، کچھ قلب، قلب شمازہ یعنی گھبراہٹ والے دل ہوتے ہیں، کچھ دل قلب الاعمٰی یعنی اندھے دل ہوتے ہیں، کچھ قلوب المجرمین یعنی مجرموں اور جرائم پیشہ اور گناہ میں ملوث دل ہوتے ہیں۔

اطاعت شعار دلوں کا بیان

یہ تو گناہ شعار دلوں کے احوال ہیں۔ قرآن اس کے ساتھ ساتھ نیکی پسند دلوں کا بھی تذکرہ کرتا ہے۔ ان دلوں کا جن کو رب پسند کرتا ہے جنہیں اپنے انعامات کے لئے چن لیتا ہے۔ ان دلوں میں سے سب سے قلب اطہر ہے یعنی پاکیزہ دل، پاک دل اور طاہر دل ہے اور پھر قلب سلیم ہے یعنی سلامتی والا اور بے عیب دل ہے۔ پھر اس کے بعد قلب منیب ہے یعنی اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنے والا اور انابت والا یعنی فرمانبرداری والا دل ہے۔ پھر کچھ دل قلب ھادیہ ہیں یعنی ہدایت یافتہ دل ہیں اور کچھ قلب ربط ہیں اور مضبوط دل ہیں۔ اسی

طرح کچھ قلب فقیہ ہیں یعنی سمجھ رکھنے والے دل ہیں، کچھ قلب مطمئنۃ ہیں یعنی اطمینان والے دل ہیں، کچھ قلب عاقل ہیں یعنی فہم والے دل ہیں، کچھ قلب تقوی ہیں جو تقوی سے معمور ہیں، کچھ قلوب سکینہ ہیں، کچھ قلب اطاعت ہیں، کچھ قلب خیر ہیں، کچھ قلب مزنیہ ہیں، جن میں اللہ کی اطاعت راسخ کی گئی ہے، کچھ قلب ایمان ہیں، جو قلب مومن ہیں۔ کچھ قلب، قلب وحد ہیں جو توحید کی معرفت میں موجزن ہیں، کچھ قلب الفت ہیں، کچھ قلب تلین یعنی نرم دل ہیں، کچھ قلب، قلب خاشع ہیں یعنی خشوع وخضوع کرنے والے دل ہیں۔

دلوں کا بادشاہ، قلب محمد ﷺ ہے

سب سے بڑھ کر ان دلوں میں ایک قرآن کی زبان میں **فنزل به الروح الامین علی قلبک** اور **نزله علی قلبک** یعنی قلب محمد ﷺ ہے۔ جو سارے دلوں کی جان ہے جو سارے دلوں کا سردار ہے اور جس دل کا انتخاب نبوت کے لئے ہوا ہے اور جس دل کو رسالت کے لئے چنا گیا ہے اور جس دل پر اللہ نے اپنی آخری الہامی کتاب قرآن نازل کی جو دل نزول وحی کا محیط ٹھہرا، جس دل نے امانت وحی کا بوجھ اٹھایا۔

نوجوان نسل کی اخلاقی تربیت کا صوفیانہ منہاج

(دوسری قسط)

آمنہ افضل

۴۔ ہنسی مذاق

حد سے زیادہ ہنسی مذاق برا اور ممنوع ہے مگر تھوڑا سا مذاق کرنے میں مضائقہ نہیں۔ بعض اکابر کا قول ہے کہ مزاح سے عقل سلب ہوجاتی ہے اور دوست الگ ہوجاتے ہیں۔

۱۔ یوسف بن اسباط کہتے ہیں: حضرت حسنؒ تین برس تک نہ ہنسے۔ حضرت عطا سلمی چالیس برس تک نہ ہنسے۔

۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جو گناہ کرکے ہنستا ہے وہ دوزخ میں روتا ہے۔

۳۔ حضرت محمد بن مکندرؒ فرماتے ہیں: میری ماں نے مجھے نصیحت کی کہ لڑکوں سے ہنسی مذاق نہ کرنا ورنہ تو ان کی نظروں میں بے قدر ہوجائے گا۔

۴۔ حضرت سعد بن العاصؓ فرماتے ہیں: آپ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ شریف آدمی سے ہنسی نہ کرنا کہ تجھ سے وہ دشمنی کرے گا اور کمینے سے ہنسی بھی نہ کرنا، وہ تجھ پر جرات کرنے لگے گا۔

۵۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں: اللہ سے ڈرو اور ہنسی سے کوسوں دور بھاگو۔ اس سے کینہ بڑھتا ہے اور انجام برا ہوتا ہے۔ قرآن کی تلاوت کیا کرو۔ اگر گراں معلوم ہو تو اولیاء کے حالات بیان کیا کرو۔

آج صوفیاء اس برائی سے بچنے کی تلقین فرما رہے ہیں تاکہ ہم کسی کی دل آزاری نہ کریں اور معاشرے میں پُرسکون ماحول قائم رہے۔

۵۔ وعدہ خلافی

زبان وعدہ کے لئے ایک پیش قدمی کرتی ہے مگر نفس پر پورا کرنا ناگوار ہوتا ہے تو یہ وعدہ جھوٹا ہوجاتا ہے اور یہ نفاق کی علامت ہے۔ دور حاضر میں نوجوان نسل کے اندر جھوٹے وعدے کی عادت بڑھتی جارہی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ. (المائدة: ۱) ''اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو''۔

حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ آپ سے کسی نے ایک جگہ پہنچنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ شخص بھولے سے وہاں بائیس دن نہ آیا مگر آپ اس کے انتظار میں وہاں اس کا انتظار کرتے رہے''۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ فرماتے ہیں: ''آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص کسی سے وعدہ کرے اور وعدہ پر نہ آئے تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ یہاں تک انتظار کرے کہ نماز آئندہ کا وقت آجائے''۔

آج نوجوان نسل اس عادت کا شکار ہوتی جارہی ہے اور ان اقوال کی روشنی میں نوجوانوں کو اس بری عادت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہئے۔

7۔ جھوٹ

انسان کے سارے اخلاق میں سب سے زیادہ بری اور مذموم عادت جھوٹ کی ہے۔ امر واقعہ کے خلاف کسی قول وفعل کو جھوٹ کہتے ہیں۔ جھوٹ خواہ زبان سے بولا جائے یا عمل سے ظاہر کیا جائے یہ بری عادت ہے۔ ہمارے تمام اعمال کی بنیاد اس پر ہے کہ وہ واقعہ کے مطابق ہوں جبکہ جھوٹ اس کی ضد ہے کیونکہ یہ برائی کی ہر قسم کی قولی اور عملی برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ بولنا عیب فاحش اور گناہ عظیم ہے۔ جس کی مذمت قرآن میں اس طرح موجود ہے۔ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

الکذب ینقص الرزق. ''جھوٹ کم کرتا ہے روزی کو''۔

ہمارے اسلاف جھوٹ کی مذمت کرتے تھے اور کلیۃً پرہیز کرتے تھے۔

حضرت علیؓ کا قول ہے: ''اللہ کے نزدیک بڑی خطا جھوٹی زبان ہے اور سب سے بڑی قیامت کے دن پشیمانی ہے''۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں: ''جب سے مجھے پاجامہ باندھنے کی تمیز ہوئی، میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا''۔

حضرت خالد بن صبیحؒ فرماتے ہیں:

''آپ سے کسی نے پوچھا کہ ایک دفعہ کے جھوٹ سے بھی آدمی جھوٹا کہلاتا ہے، آپ نے فرمایا: ہاں۔

ولید بن عبدالملک فرماتے ہیں:

''ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ولید بن عبدالملک سے کچھ کہا۔ اس نے کہا کہ آپ جھوٹ کہتے

ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بخدا جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جھوٹ سے جھوٹے آدمی کو عیب لگتا ہے، تب سے میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا''۔

۵۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں:

''حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر کسی چیز کو ہمارا دل چاہتا ہو اور ہم کہہ دیں کہ بھوک نہیں، کیا یہ بھی جھوٹ ہے؟ آپ نے فرمایا: جھوٹ جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے حتی کہ اگر تھوڑا سا جھوٹ ہوگا تو وہ تھوڑا لکھا جائے گا''۔

ان احوال و اقوال صوفیانہ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کس قدر اس بیماری سے نجات حاصل کی اور کس عمر میں جھوٹ کو ترک کردیا۔ اللہ تعالیٰ نوجوان نسل کو بھی اس بری بیماری سے نجات دلائے۔

8۔ غیبت

غیبت سے مراد کسی کو پیٹھ پیچھے برا بھلا کہنا ہے۔ کسی کی عدم موجودگی میں ایسی بات کہنا ہے کہ اگر وہی بات اس کے سامنے کی جائے تو وہ اس کا برا محسوس کرے۔ اس میں نقصان بدن کا ذکر ہو، نسب کا خلق کا، قول و فعل کا، دین کا، دنیا کا، کپڑے کا، گھر اور سواری وغیرہ سب غیبت میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس برائی کا ذکر اس طرح فرمایا ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ. (الحجرات: ۱۲)

''اور (کسی کے عیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے، سوتم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (اِن تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے''۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ''جب تمہارا دل چاہے کہ لوگوں کے عیب بیان کرو تو اپنے عیب کو یاد کرو''۔

حضرت امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں: ''آپ نے کسی سے سنا کہ وہ دوسروں کی غیبت کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا خبردار غیبت مت کرنا، یہ ان لوگوں کا سالن ہے جو انسانوں میں سے کتے ہیں''۔

حضرت ابن سیرینؒ فرماتے ہیں:

''آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا تو منہ سے نکلا کہ وہ کالا ہے پھر کہا استغفراللہ میں نے تو اس کی غیبت کردی''۔

غیبت سننا اور تصدیق کرنا بھی داخل غیبت ہے بلکہ جو چپ کرکے سنا کرے، وہ بھی شریک غیبت ہے۔

المستمع احدالمغتابین. ''غیبت سننے والا بھی کرنے والوں کا حصہ ہے''۔

تادیب کی تحدید

محمد احمد طاہر

دین اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ دین اسلام نے انفرادی و اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کے لئے مکمل تعلیم و ہدایت کا سامان فراہم کیا ہے۔ اگر دین کو ایک کل مانا جائے تو اس کل کے تین اجزاء بنتے ہیں:

۱۔ ایمانیات وعبادات (Beliefs and Prayers)

۲۔ معاملات وتعاملات (Dealings and Conduct)

۳۔ اخلاقیات وادبیات (Morality and Ethics)

قرآن وحدیث میں ان میں سے ہر ایک کی مکمل تفصیل آئی ہے۔ آج امت مسلمہ بالعموم اور پاکستانی قوم بالخصوص دینی تعلیمات سے منہ موڑ چکی ہے یا موڑتی جارہی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بحیثیت قوم ہر لحاظ سے زوال کا شکار ہیں۔ ہمارے عقائد وعبادات ہوں یا معاملات وتعاملات یا پھر اخلاقیات وادبیات سبھی گراوٹ کا شکار ہیں۔

؎ گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی ثریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا

ہمارے معاملات تو بہت زیادہ بگڑ چکے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے حقوق بھول گئے۔ ہر ایک اپنی انا کی آگ میں جل رہا ہے۔ ہر صاحب اختیار اپنے ماتحت پر اپنے حق اور اختیار کا (الا ماشاء اللہ) غلط استعمال کرتا ہے۔ اگر وہ خاوند ہے تو وہ اپنے حق شوہر کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنی بیوی پر ناجائز تشدد کرتا ہے۔ اگر والدین ہیں تو اپنی اولاد پر حد سے زیادہ سختی اور مار پیٹ کرتے ہیں۔ اسی طرح مدارس یا سکول کے اساتذہ بھی اپنے طلباء وطالبات کی جائز سرزنش کرتے ہوئے بھی حد سے تجاوز کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آئے روز ٹی وی اور اخبارات میں جلی حروف میں خبریں لگتی ہیں کہ ٹیچر نے تشدد کرتے ہوئے بچے کا سر پھوڑ دیا یا بازو توڑ دیا وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کا تشدد بھی کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ لگتا ایسے ہے کہ ہم من حیث القوم انتہا پسندی (Extremism) کی

طرف جا رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو ہم انجانے میں مارے جائیں اور یہ رویہ ہمیں دوزخ کے گڑھے میں گرادے۔ (العیاذ باللہ) آیئے ہم سب اپنے اس رویے سے خدا کے حضور معافی مانگیں اور دین اسلام کی دی ہوئی تعلیمات کی روشنی میں معتدلانہ زندگی بسر کریں۔ اگر ہم اپنے ماتحت کی جائز سرزنش بھی کریں تو حد سے تجاوز نہ کریں۔

ذیل میں چند قرآنی آیات اور احادیث بیان کی جائیں گی تا کہ ہم حقیقت جان سکیں اور پھر اس نیت سے پڑھیں کہ جو جو تعلیم ملے گی اس پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ چنانچہ صحیفہ انقلاب کی سورۃ النساء میں ارشاد خداوندی ہے:

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا.

''اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے) اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر (سے)، اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو، (ان سے نیکی کیا کرو)، بے شک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبّر کرنے والا (مغرور) فخر کرنے والا (خود بین) ہو''۔ (النساء،۴:۳۶)

مندرجہ بالا آیت بینات میں اللہ جل جلالہ نے مختلف افراد معاشرہ، مختلف رشتہ داروں اور مختلف ماتحتوں کا ذکر کر کے حکماً فرمایا کہ ان سے حسن سلوک کرو۔ ان پر بے جا سختی اور درشتی نہ کرو۔

متذکرہ بالا آیت کریمہ میں ''وماملکت ایمانکم'' کے الفاظ بڑے قابل غور ہیں۔ اس کے معانی و مفاہیم مختلف تراجم قرآن کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے:

۱۔تفسیر ضیاء القرآن از پیر کرم شاہ الازہری ''اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضے میں ہیں''۔

۲۔عرفان القرآن از ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ ''اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو''۔

۳۔تفسیر احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف ''جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں (غلام کنیز)''۔

ان تمام تراجم کی روشنی میں یہ بات بالاتفاق کہی جاسکتی ہے کہ اس سے مراد لونڈی، غلام، کنیز، باندی، نوکر، ملازم ہیں۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:

اس میں گھر، دکان اور کارخانوں، ملوں کے ملازم اور نوکر بھی آجاتے ہیں کیونکہ یہ بھی غلاموں سے ایک گونہ مشابہت رکھتے ہیں۔

اسی طرح حضرت صدرالافاضل نعیم الدین مرادآبادیؒ رقمطراز ہیں:

یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیق سفر یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے۔

اور مزید لکھتے ہیں: کہ انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو اور سخت کلامی نہ کرو اور کھانا کپڑا بقدر ضرورت دو۔ کاش ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔

ناقابل برداشت ملازمین کو رہا کرنے کا حکم

بعض اوقات ہم یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہمارے ملازمین ہمارا نقصان کرتے ہیں یا سلیقہ مند نہیں ہیں یا وہ وفا شعار نہیں تو اس صورت حال میں ہمیں انہیں آزاد کر دینا چاہئے یا انہیں ملازمت سے برخاست کر دینا چاہئے تاہم یہ کسی صورت بھی جائز نہیں کہ انہیں ان کے معمولی جرائم کی پاداش میں غیر معمولی سزا دیں چنانچہ اس سلسلہ میں ایک روایت ملاحظہ فرمائیے:

عن ابی علی سوید بن مقدنؓ قال: لقد رایتنی سابع سعة من بنی مقرن مالنا خادم الا واحدة لطمها اصغرنا فامرنا رسول الله ﷺ ان نعتقها. (صحیح مسلم)

’’حضرت ابو علی سوید بن مقرنؓ سے مروی ہے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں بنو مقرن میں ساتواں تھا۔ ایک لونڈی کے سوا ہمارا کوئی غلام نہ تھا۔ ہم میں سب سے چھوٹے نے اس کو طمانچہ مار دیا تو حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس لونڈی کو آزاد کر دیں۔

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیے: **عن ابن عمرؓ ان النبی ﷺ قال: من ضرب غلاما له حدا لم یاته او لطمه فان کفارته ان یعتقه. (صحیح مسلم)**

’’حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو ایسے جرم کی سزا دی جس کا اس نے ارتکاب نہیں کیا یا اسے طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے‘‘۔

غلاموں کو مارنے سے دوزخ کا عذاب

ہمارا معاشرہ اس قدر بگاڑ کا شکار ہو چکا ہے کہ ہر بڑا اور وڈیرہ معمولی معمولی کوتاہیوں پر اپنے گھریلو ملازمین پر بہت زیادہ تشدد کرتے ہیں۔ ان ظالموں نے اپنی نجی جیلیں اور قید خانے قائم کر رکھے ہیں جہاں پر ان معصوم، غریب اور بے کس لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں۔ مگر ان ظالموں اور جابروں کو خبر نہیں کہ وہ ایسا کر کے اپنے اوپر دوزخ کی آگ واجب کر رہے ہیں۔

چنانچہ صحیح مسلم شریف کی ایک روایت پڑھنے کی سعادت حاصل کیجئے۔

حضرت ابو مسعود البدریؓ سے مروی ہے فرمایا: میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی:

اعلم ابا مسعود! اے ابو مسعود! جان لو۔ میں غصے کی وجہ سے اس آواز کو سمجھ نہ سکا۔ جب آواز قریب آئی تو وہ حضور ﷺ تھے اور آپ فرما رہے تھے:

اعلم ابا مسعود ان الله اقدر علیک منک علی هذا الغلام.

(اے ابومسعود! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جتنی قدرت تمہیں اس غلام پر حاصل ہے اس سے زیادہ تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ قدرت والا ہے)۔

میں نے عرض کیا: اس کے بعد میں کسی غلام کو کبھی نہیں ماروں گا۔ ایک اور روایت میں ہے: اور آپ ﷺ کی ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر پڑا۔ ایک اور روایت میں ہے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ غلام خدا کے لئے آزاد ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا:

امالو لم تفعل للفحتک النار اولمستک النار.

''اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں آگ جلاتی یا فرمایا: تمہیں آگ چھولیتی''۔

اسی موضوع کی مناسبت سے ایک روایت پڑھئے: حضرت ہشام بن حکیم بن حزامؓ سے مروی ہے کہ وہ ملک شام میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے۔ انہیں دھوپ میں کھڑا کردیا گیا تھا اور ان کے سر پر روغن زیتون انڈیلا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا: انہیں خراج کی وجہ سے سزا دی جارہی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے: انہیں جزیہ کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔ تو حضرت ہشامؓ نے فرمایا: میں شہادت (گواہی) دیتا ہوں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: **ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا.**

''اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں''۔

پھر حضرت ہشامؓ وہاں کے امیر کے پاس گئے اور اسے حدیث سنائی تو اس کے حکم سے ان لوگوں کو چھوڑ دیا گیا۔ (صحیح مسلم)

مندرہ بالا احادیث سے واضح ہوا کہ اپنے ماتحتوں پر ناجائز یا حد سے زیادہ تشدد اور ظلم دوزخ کا باعث بنتا ہے۔ اگر ان سے کوئی معمولی جرم سرزد ہو یا معمولی کوتاہی ہو تو اس سلسلے میں قرآن حکیم ہماری رہنمائی کرتے ہوئے مومن کی پہچان بتاتا ہے:

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ. (آل عمران: ۱۳۴)

''اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں سے (ان کی غلطیوں پر) درگزر کرنے والے ہیں''۔

اس قرآنی حکم کے تحت انہیں معاف کردیں اور اگر ان سے کوئی بڑا جرم سرزد ہو تو انہیں آزاد کردیں یا نوکری سے برخاست کردیں یا قانون کے حوالے کردیں مگر از خود ہمیں منصف بن کر سزا دینے کا کوئی اختیار نہیں۔

بلی پر تشدد دوزخ کا باعث بن گیا

ہمارے دین اسلام نے جہاں پر انسانوں پر ناجائز ظلم اور تشدد سے منع فرمایا ہے وہاں پر جانوروں پر بھی تشدد سے روکا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک روایت ملاحظہ فرمائیے:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

عـذبت امراۃ فی هرة. حبستها حتی ماتت فدخلت فیها النار لاهی اطعمتها وسقتها اذهی حبستها ولاهی ترکتها تاکل من خشاش الارض. (متفق علیه)

’’ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے بلی کو پکڑے رکھا حتی کہ وہ مرگئی اور اسی کی وجہ سے وہ عورت دوزخ میں داخل ہوگئی۔ جب اس نے اسے بند رکھا تھا تو اسے نہ کھلایا اور نہ کچھ پلایا اور نہ ہی آزاد کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی‘‘۔ (بخاری ومسلم)

اللہ کی لعنت

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک پرندہ باندھ رکھا تھا اور اس پر تیر پھینک رہے تھے اور انہوں نے پرندے کے مالک سے یہ شرط لگارکھی تھی کہ جو تیر بھی خطا جائے گا وہ اسے دے دیا جائے گا۔ جب انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کو دیکھا تو منتشر ہوگئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک حضور ﷺ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی روح والی چیز کو نشانہ بنائے۔ (بخاری ومسلم)

اسی طرح ایک اور متفق علیہ حدیث ہے: حضرت انسؓ سے مروی ہے فرمایا:

نهی رسول الله ﷺ ان تصبر البهائم. (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے بے زبان جانوروں کو مارنے کی غرض سے باندھنے سے منع فرمایا۔

چہرے پر مارنا منع ہے

ہمیں ضبط نفس سے کام لینا چاہئے۔ سرزنش کرتے وقت چہرے پر مارنے سے گریز کرنا چاہئے۔ میرے آقا ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

نهی رسول الله ﷺ عن الضرب فی الوجه وعن الوسم فی الوجه. (صحیح مسلم)

’’رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ دینے سے منع فرمایا‘‘۔

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے انسانوں اور جانوروں پر نہ صرف تشدد سے منع فرمایا بلکہ چہرے پر داغ دینے سے بھی منع فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا:

لعن الله الذی وسمه. (صحیح مسلم) ’’اللہ تعالیٰ اس کو داغ دینے والے پر لعنت کرے‘‘۔

معاشی تنگدستی سے نجات کا وظیفہ: یَا شَکُوْرُ

فوائد و تاثیرات

یہ اسم پاک بے شمار خیر و برکت کا باعث ہے۔ اس کے وظیفے سے انسان کے اندر اللہ کی نعمتوں اور والدین کے احسانات کا شکر بجا لانے کی ہدایت نصیب ہوتی ہے اور اسے اعمال صالحہ کی بجا آوری کی توفیق ملتی ہے۔

علاوہ ازیں معاشی تنگدستی سے نجات ملتی ہے اور ۴۰ روز تک متواتر اس کا معمول اپنانے سے دل، جسم اور آنکھوں کی بیماری سے شفایابی ہوتی ہے۔ نظر تیز ہو جاتی ہے۔

عام معمول

اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ورد سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ کریں۔

- اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن، ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

وظیفہ برائے حصولِ علم و حکمت: یَا عَلِیُّ

فوائد و تاثیرات

اس وظیفے سے درجات بلند ہوتے ہیں کہ انسان دنیا کے سامنے ذلیل و رسوا ہونے سے بچ جاتا ہے اور اسے علم و حکمت کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ یہ وظیفہ بالخصوص مشائخ، علماء اور طلباء کے لئے اسرار و انوار کا باعث ہے اور اس کے ساتھ اسم ”**العلیم**“ ملانے سے یہ عظیم ذکر بن جاتا ہے۔ جیسے **یَا عَلِیُّ یَا عَلِیْمُ**

عام معمول

اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ورد سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ کریں۔

- اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن، ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر محمد طاہر القادری، الفیوضات المحمدیہ، ص: ۳۰۲)

گلدستہ

مرتّبہ: نازیہ عبدالستار

گرمی کا موسم اور دودھ دہی کے فوائد

موسم گرما میں لو لگنا، پانی کی کمی ہونا، پیٹ کی خرابی ہونا عام بات ہے۔ گرمی کی شدت کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے مشروبات بازار میں آجاتے ہیں جن سے اکثر عارضی طور پر پیاس کو تسکین حاصل ہوجاتی ہے لیکن اپنے مضر اثرات بھی جسم میں چھوڑ جاتے ہیں اور ہماری صحت کو تباہ کرتے ہیں۔

گرمی کی مناسبت سے آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ دودھ اور کبھی کبھی دودھ میں ٹھنڈا پانی ملا کر نوش فرمایا کرتے تھے۔

(مدارج النبوت)

اسی طرح دہی بھی سرد تر ہے۔ عمدہ دہی گائے کے دودھ کی ہوتی ہے۔ دہی کی بالائی چہرے کی خشکی اور چھائیاں دور کرتی ہے۔ دہی کی لسی بنا کر پینے سے معدے کی تیزابیت دور ہوتی ہے اور السر کے مریضوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ اسی طرح ٹائیفائیڈ کے مریضوں کے لئے لسی پینا نہایت مفید ہے۔ لسی بہترین جراثیم کش ہے پیٹ میں جاتے ہی امراض پیدا کرنے والے جراثیم کو مغلوب کرلیتی ہے۔ لسی میں کیلشیم، میگنیشیم، پروٹین، نمکیات، فاسفورس، سلفر، سوڈیم وغیرہ اجزاء وافر مقدار میں ہوتے ہیں جو گوشت اور ہڈیوں کو طاقت فراہم کرتے ہیں۔ دہی کے مقابلہ میں لسی زود ہضم اور معاون ہے۔

جن حضرات کو مرچ والا سالن استعمال کرنے سے پیچش ہوجاتے ہیں ایسے حضرات کو کھانے کے بعد آدھا کپ دہی یا لسی استعمال کرنا چاہیئے۔ جس سے مرچ کی گرمی اور تیزی کا اثر ختم ہوجائے گا۔ جن حضرات کا پیٹ خراب رہتا ہے وہ اسپغول کا ایک بڑا چمچہ آدھا کپ دہی میں بھگودیں۔ شکر بھی ملا سکتے ہیں۔ دن میں دو تین مرتبہ استعمال کرنے سے پیچش کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔ آم کھانے کے بعد کچی لسی کا استعمال خون صالح پیدا کرتا ہے۔

خالی معدے میں پانی پینے کے فوائد

جاپانی معاشرہ قدیم روایات پر قائم ہے یہاں نیند سے جاگنے کے ساتھ ہی صبح نہار منہ پانی پینے کا رواج عوام ہے۔ سائنسی تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ نہار منہ پانی پینا انتہائی فائدہ مند ہے۔ جاپان کی میڈیکل سوسائٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق صبح سویرے بیدار ہوتے ہی پانی پینے کا عمل دیرینہ اور پیچیدہ امراض کے علاوہ جدید بیماریوں کا موثر علاج ثابت ہوا ہے۔ جاپان کی میڈیکل سوسائٹی کے زیر اہتمام ہونے والی ایک تحقیق سے پتہ چلا کہ پانی کے

ذریعے چند بیماریوں کا 100 فیصد کامیاب علاج ممکن ہے۔ مثلاً سر اور جسم کا درد، قلب کے نظام میں پایا جانے والا نقص، ہاٹ بیٹ یا دل کی دھڑکن کی غیر معمولی تیزی، مرگی، موٹاپے کے سبب جنم لینے والی بیماریاں، دمہ، ٹی بی، گردن توڑ بخار یا پردہ دماغ کا ورم، گردے کی خرابی، معدے کی بیماریاں، ذیابیطس، قبض، امراض چشم، آنکھ، ناک اور گلے کی بیماریاں۔ شکم مادر یا رحم کے سرطان اور دیگر زنانہ امراض سے بچنے کے لئے خالی پیٹ پانی پینا 100 فیصد مفید ثابت ہوتا ہے۔

پانی سے علاج کا طریقہ

صبح سویرے اٹھتے ہی دانت صاف کرنے سے پہلے 4 گلاس پینے چاہئیں۔ کسی بیماری میں مبتلا یا معمر افراد اگر اکٹھا 4 گلاس پانی نہیں پی سکیں تو کم از کم ایک گلاس پی لیں اور اس کی مقدار آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے اسے 4 گلاس تک لے جانے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد دانت صاف کیجئے تاہم 45 منٹ بعد تک کھانے اور پینے سے پرہیز کریں۔ اس کے بعد آپ نارمل ناشتہ کرسکتے ہیں۔ ناشتے دوپہر اور رات کے کھانے کے بعد 2 گھنٹے تک کچھ اور کھانے یا پینے سے پرہیز کریں۔

پانی کے ذریعے علاج کے اس طریقے کار سے چند خاص بیماریوں کا علاج چند دنوں کے اندر ممکن ہے مثلاً ہائی بلڈ پریشر یعنی بلند فشار خون کا علاج 30 روز کے اندر، گیسٹرک پروبلم 10 روز میں، ذیابیطس ایک ماہ کے اندر، قبض سے نجات 10 دنوں میں، کینسر یا سرطان 180 روز اور ٹی بی، پانی کے اس طریقہ علاج سے 90 دنوں کے اندر اندر ٹھیک ہوسکتی ہے۔

آرتھرائٹس یا گھٹنے جوڑوں کی سوزش کا شکار مریضوں کے لئے پانی سے علاج سے متعلق ہدایات کی تفصیلات کچھ یوں ہے کہ پہلے ہفتے میں 3 دن اور دوسرے ہفتے سے ہر روز 4 گلاس پانی نہار منہ دانت برش کرنے سے پہلے پئیں۔

چین اور جاپان میں لوگ کھانے کے دوران پانی یا کوئی دوسرا ٹھنڈا مشروب پینے کے بجائے چائے پیتے ہیں خاص طور پر سبز چائے یا قہوہ۔ کھانے کے ساتھ ٹھنڈا پانی یا دیگر مشروب پینے سے غذا میں شامل تیل، گھی یا چرب اشیاء جمنے لگتی ہیں اسی طرح ہاضمے کا نظام سست رفتار ہوتے ہوتے خراب ہونے لگتا ہے یوں کیچڑ نما چکنی چیز معدے میں جاکر اس میں پائے جانی والی قدرتی تیزاب کے ساتھ متصادم ہوتی ہے۔ آخر کار یہ چکنا مادہ انتڑیوں کی اندرونی حصے میں ایک جھلی سی بنا دیتا ہے جو رفتہ رفتہ کینسر یا سرطان کا سبب بنتی ہے اس لئے چینی اور جاپانی ماہرین کی طرح بہت سے دیگر ممالک کے طبی تحقیق کا ماننا ہے کہ کھانے کے بعد گرم پانی یا سوپ پینا صحت کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہے۔

(رپورٹ: کشور مصطفیٰ)

☆☆☆☆☆

تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

ڈاکٹر طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ، دنیا بھر میں تقریبات کا انعقاد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ کے موقع پر دنیا بھر میں قائد ڈے کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا اور سالگرہ کے کیک کاٹے گئے۔ اس سلسلہ میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی سیکرٹریٹ پر 19 فروری 2016 کو قائد ڈے کی مرکزی تقریب منعقد ہوئی جس میں شیخ الاسلام کی علمی، تحقیقی، سیاسی، فلاحی، بین المذاہب ہم آہنگی اور عالمی امن کیلئے کی جانیوالی کوششوں کوخراج تحسین پیش کیا گیا۔

تقریب میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بذریعہ ویڈیو لنک شرکت کی، علاوہ ازیں صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، سیکرٹری جنرل عوامی تحریک خرم نواز گنڈاپور، چیف آرگنائزر عوامی تحریک میجر (ر) محمد سعید، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، آسٹریلین پروفیسر ڈاکٹر ہرمن روبروگ، ناظم امورخارجہ جی ایم ملک، سید الطاف حسین شاہ، دیگر قائدین، سٹاف ممبران، رفقا و کارکنان خواتین وحضرات اور آئرلینڈ سے آئے مہمان محمد زاہد نے شرکت کی۔

مرکزی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرلقادری کی عالمی امن، بین المسالک ہم آہنگی، بین المذاہب رواداری، تعلیمی و فلاحی اور انسانی حقوق کے فروغ کے لیے خدمات کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ شیخ الاسلام کا علمی کام نہ صرف صدیوں کا قرض چکا رہا ہے بلکہ آنے والی کئی صدیوں کیلئے امت کوعلوم کا لازوال تحفہ دے رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جہاں پاکستان کو درپیش مسائل کی اصل وجہ(cause root) سے عوام کو آشنا کیا وہیں انہوں نے پاکستان کے روشن و مستحکم اور خود مختار مستقبل کے لیے اپنا اِنقلابی ویژن بھی پیش کیا ہے۔ آج اگر پاکستانی قوم واقعی اپنے حالات بدلنے میں سنجیدہ ہے اور مہنگائی، لوڈ شیڈنگ، دہشت گردی، بے روزگاری اور پسماندگی جیسے عذابوں سے چھٹکارا پانا چاہتی ہے اور پاکستان کو اَقوامِ عالم کی صف میں نمایاں مقام دلانا چاہتی ہے تو اسے شیخ الاسلام کے ویژن پر ہی عمل کرنا ہوگا۔

آئرلینڈ سے آئے مہمان محمد زاہد نے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے قائم کئے گئے تعلیمی اداروں میں 15000 سے زائد اساتذہ تعلیم دے رہے ہیں۔ ہزاروں افراد کو روزگار مل رہا ہے جو ایک بڑا کارنامہ ہے۔ عالم اسلام خوش قسمت ہے کہ اسے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جیسی شخصیت میسر ہے وہ امت مسلمہ اور پوری انسانیت کا اثاثہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیرونی دنیا میں ان کی علمی، فکری، تجدیدی اور تعلیمی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری وہ واحد لیڈر ہیں جنہوں نے دہشتگردی کے خاتمے کیلئے انسانیت کوفکری اور عملی رہنمائی دی۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو نے شیخ الاسلام کو 65 ویں سالگرہ کے موقع پر انکے خطابات پر مشتمل نئی ملٹی میڈیا ویب سائٹ کا تحفہ پیش کیا، جس کا افتتاح ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اپنے دست مبارک سے کیا۔

تقریب کے اختتام پر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صحت، سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا کی گئی۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی قائد ڈے تقریبات

منہاج القرآن ویمن لیگ نے 15 فروری 2016 کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ کے موقع پر قائد ڈے کی چار روزہ تقریبات کا آغاز کیا، ان تقریبات کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر اور شیخ الاسلام کی عالمی سطح پر قیام امن اور فروغ محبت و رواداری کیلئے کی جانے والی کاوشوں کو نمایاں کرنا اور انہیں خراج تحسین پیش کرنا تھا۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کے تحت قائد ڈے کے سلسلہ تقریبات کی چوتھی تقریب 18 فروری 2016 کو تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر منعقد کی گئی جس کی مہمانِ خصوصی محترمہ فضہ حسین قادری تھیں۔ تقریب میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی عہدیداران و کارکنان سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین نے شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ مجید سے ہوا۔ محترمہ عائشہ قادری نے بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کیے، جبکہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی سیکرٹری جنرل افنان بابر نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

محترمہ فضہ حسین قادری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قائد ڈے کے اس موقع پر ہم اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے موجودہ دورِ فتن میں شیخ الاسلام جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔ شیخ الاسلام کا وجود سراپا امن و سلامتی اور محبت ہے اس لئے ان کے ہر لفظ سے انسانیت کیلئے محبت اور سلامتی کے رویے پھوٹتے ہیں۔ بلاشبہ وہ تجدید دین کی بڑی ذمہ داری بخوبی نبھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مجدد وقت مشرق اور مغرب کے درمیان پل کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ امت مسلمہ کی آنیوالی نسلوں کیلئے بھی آئیڈیل ہیں اور انکی فکر اگلی کئی صدیوں تک مشعل راہ رہے گی۔ وہ امت مسلمہ کی مشکلات، مسائل کا ادراک اور انکو حل کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہیں۔ انکی ذات عرب و عجم میں امت مسلمہ کیلئے قابل فخر ہے۔

منہاج یونیورسٹی لاہور میں شعبہ آئی ٹی کی ڈین سمرین اختر نے کہا کہ منہاج یونیورسٹی کا حصہ بننے کے بعد انہیں اس بات کا اندازہ ہوا کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل وہ واحد آرگنائزیشن ہے کہ جس کا ایجوکیشنل سیٹ اپ بہت بااثر ہے، جس نے دینی و جدید دنیاوی علوم کو یکجا کر کے انتہا پسندی سے پاک اور اعتدال پسند اسلامی معاشرہ کی تشکیل کی بنیاد رکھ دی۔ جدید عصری علوم سے آراستہ منہاج یونیورسٹی لاہور کا قیام بہت بڑا کام ہے۔

ماہر تعلیم مسز لبنیٰ ہاشمی نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بلاشبہ قابلِ رشک خوبیوں کے مالک ہیں۔ وہ بیک وقت عالم باعمل، پراثر مقرر اور صاحب طرز اسلوب نگار مصنف ہیں۔

آئی بی ایل آرگنائزیشن کی چیئرپرسن مسز راحیلہ سعید نے اپنی گفتگو میں کہا کہ آئی بی ایل آرگنائزیشن معاشرے میں خواتین کو درپیش مسائل کا حل دے رہی ہے، اس سلسلے میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے افکار

ان کے لیے راہنمائی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سماجی و سیاسی خدمات کو سراہا۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی صدر فرح ناز نے مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ تجدیدِ دین، فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان میں امید کی روشن ترین کرن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں، جب دہشت گردی سے اسلام اور پاکستان کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا تو ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جرات مندانہ آواز نے دنیا کی سوچ بدل دی۔

تقریب کے اختتام پر مہمانِ خصوصی محترمہ فضہ حسین قادری نے دیگر مہمانوں کے ہمراہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65ویں سالگرہ کا کیک کاٹا اور ان کی درازئ عمر کی دعا کی۔

قائد ڈے کی افتتاحی تقریب

منہاج القرآن ویمن لیگ نے 15 فروری 2016ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ کے موقع پر قائد ڈے کی تقریبات کا آغاز کیا۔ افتتاحی تقریب تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر منعقد ہوئی، جس کی مہمانِ خصوصی ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی بیٹی مروہ حسین تھی۔ تقریب میں شریک بچوں کو منہاج القرآن ویمن لیگ کی طرف سے تحائف دیے گئے۔ تقریب کے شرکاء نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صحتیابی اور درازئ عمر کے لیے دعا کی۔

قائد ڈے تقریب (اسلام آباد)

منہاج القرآن ویمن لیگ این اے 48 اسلام آباد نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ کے موقع پر 27 فروری 2016ء کو قائد ڈے کی تقریب کا اہتمام کیا جس کی مہمان خصوصی منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی نائب صدر راضیہ نوید تھیں۔ تقریب میں منہاج القرآن ویمن لیگ راولپنڈی کی صدر ناہیدہ راجپوت، لیڈی کونسلر سیما طاہر، مصطفویٰ سٹوڈنٹس موومنٹ اسلام آباد کی سیکرٹری جنرل شمائلہ افضل سمیت منہاج القرآن ویمن لیگ اسلام آباد کی عہدیداران اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

قائد ڈے کی تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام مجید سے ہوا جس کی سعادت سائرہ راشد نے حاصل کی۔ شبانہ عظیم نے بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کیے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ اسلام آباد کی صدر مسز روبینہ سہیل نے استقبالیہ کلمات ادا کرتے ہوئے تقریب کے شرکاء کو خوش آمدید کہا۔ ان کا کہنا تھا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری عالمی سفیر امن ہیں۔ ان کا بڑے سے بڑا مخالف بھی ان کے علمی وتحقیقی کارناموں کا معترف ہے۔ وہ پوری دنیا میں پاکستان کا فخر اور قیمتی اثاثہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شیخ الاسلام کی انقلابی جدوجہد نے عوام کو ان

کے حقوق کا شعور دیا ہے جس سے خواتین اور نوجوانوں میں اپنے حقوق کے حصول کا جذبہ بیدار ہوا ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی نائب صدر راضیہ نوید نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پاکستان اور عالمِ اسلام کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی علمی و تحقیقی کاوشوں سے پوری دنیا میں اسلام کے چہرے پر لگے دہشتگردی کے بدنما داغ کو دھویا اور اسلام کے حقیقی تشخص کو اجاگر کیا ہے۔ ان کا کیا ہوا علمی و تحقیقی کام صدیوں تک امت مسلمہ کے کام آئے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ شیخ الاسلام کی مرتب کردہ 'فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی نصاب' تحریک منہاج القرآن کی ضربِ امن مہم ملک میں حقیقی امن کی طرف ایک قدم ہے۔ ہمارا فریضہ ہے کہ ہم اس مہم کی کامیابی کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تاکہ آنی والی نسلوں کے لیے انتہاپسندی اور دہشتگردی سے پاک پاکستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا جاسکے۔

تقریب سے منہاج القرآن ویمن لیگ راولپنڈی کی صدر ناہیدہ راجپوت نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ نعت کونسل نے تحریکی و انقلابی نغمے پیش کیے جنہیں تقریب کے شرکاء نے سراہا۔ تقریب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ کا کیک کاٹا گیا۔ مسز انیسہ نے شیخ الاسلام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مصطفوی مشن کی کامیابی کے لیے دعا کی۔

ضرب امن سیمینار (کراچی) (رپورٹ: محمد الیاس مغل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سرپرستی میں تحریک منہاج القرآن کی انتہاپسندی اور دہشت گردی کے خلاف فکری، شعوری اور عملی جدوجہد 'ضرب امن مہم' کے سلسلے میں منہاج القرآن یوتھ لیگ کراچی نے سندھ سکاؤٹس آڈیٹوریم میں ضرب امن سیمینار کا انعقاد کیا جس کی صدارت تحریک منہاج القرآن کے صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی۔ سیمینار میں تحریک منہاج القرآن سندھ کے سرپرست الحاج ڈاکٹر خواجہ محمد اشرف، تحریک منہاج القرآن کراچی کے امیر قاضی زاہد حسین، ناظم مرزا جنید علی، مرکزی کور کمیٹی پاکستان عوامی تحریک کے ممبر ڈاکٹر ایس ایم ضمیر، پاکستان عوامی تحریک کراچی کے صدر سید علی اوسط، سیکرٹری جنرل راؤ کامران محمود، سید ظفر اقبال، صفدر قریشی، قیصر اقبال قادری، عدنان رؤف انقلابی، سیکرٹری انفارمیشن الیاس مغل، منہاج ویمن لیگ کی صدر رانی ارشد، ارم قیصر، تسبیحہ شفیق، لبنیٰ مہاجر، رانا نفیس، زاہد لطیف، بشیر خان مروت، عرفان یوسف، عماد الدین، مسعود احمد، محمد طیب، حافظ محمد عثمان، شاہد ملک، تحریک منہاج القرآن، پاکستان عوامی تحریک، منہاج القرآن یوتھ لیگ اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی صوبائی و شہری قیادت سمیت کارکنان اور خواتین و حضرات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ضرب امن سیمینار کا آغاز تلاوتِ کلامِ رحمان سے ہوا جس کی سعادت علامہ عطاء الرحمان بٹ نے حاصل کی۔ فہیم لودھی نے بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا اور محمود الحسن نے تحریکی ترانہ پیش کیا۔ منہاج

القرآن یوتھ لیگ کراچی کے سیکرٹری جنرل فہیم لودھی نے استقبالیہ کلمات ادا کرتے ہوئے شرکاء کوخوش آمدید کہا۔

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ پاک افواج ضرب عضب کے ذریعے ملک وملت کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے دہشتگردی کے خلاف لڑ رہی ہیں، جبکہ تحریک منہاج القرآن ضرب امن کے ذریعے ملک کی فکری ونظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر رہی ہے۔ ضربِ علم وامن پاکستان سے مذہبی وسیاسی دہشتگردی اور انتہاپسندی کے خاتمے کی مہم ہے۔ انہوں نے حکومت کی نااہلی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بیرون ملک کی حکومتوں اور تنظیموں کی فنڈنگ سے چلنے اور انتہاپسندی کوفروغ دینے والے مدارس کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ نیشنل ایکشن پلان کا اطلاق صرف سندھ اور کراچی میں ہی کیوں ہے پنجاب میں نیشنل ایکشن پلان کا اطلاق کیوں نہیں ہو رہا؟ حکمرانوں نے نیشنل ایکشن پلان کو ناکام ایکشن پلان بنا دیا ہے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کی 14 لاشیں اور سو سے زائد زخمی آج بھی نیشنل ایکشن پلان اور رینجرز آپریشن کی راہ تک رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتہاپسندی اسلام اور پاکستان کیلئے زہر قاتل ہے۔ امید کی کرن صرف ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں جنہوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر دہشت گردوں کو للکارا ہے۔ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے فروغِ امن اور انسدادِ دہشتگردی کے قومی نصاب کے ذریعے نسلِ نو کو انتہاپسندی سے دور کیا اور انہیں امن کا داعی بنایا ہے۔ ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کیلئے نیشنل ایکشن پلان کا اطلاق پورے ملک پر کیا جائے۔ مدارس کو ہونے والی بیرونی فنڈنگ روکی جائے۔ قومی امن نصاب کو قومی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ نام بدل کر کام کرنے والی کالعدم جماعتوں پر پابندی عائد کی جائے اور دہشت گردی کی سرکاری سرپرستی بند کی جائے۔ نوجوانوں کو روزگار اور تعلیم دی جائے تاکہ وہ انتہاپسندی اور مایوسی کے ہاتھوں اپنے آپ کو برباد نہ کریں۔ تکفیریت پر مبنی انتہاپسندی کو فروغ دینے والے لٹریچر پر پابندی لگائی جائے۔ فوجی عدالتوں کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے افواجِ پاکستان کی دہشت گردی کے خلاف قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف پاکستان عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن کا بچہ بچہ پاک فوج کے شانہ بشانہ ہے۔

منہاج القرآن یوتھ لیگ کے مرکزی صدر مظہر محمود علوی نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان امن کا پیغام لیکر ہر فرد کے پاس جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے 50 لاکھ نوجوانوں کو ضرب امن مہم میں شامل کیا جائے گا تاکہ معاشرے سے انتہاپسندی کا خاتمہ ہو سکے۔

وفاقی اردو یونیورسٹی کے پروفیسر خیال آفاقی نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جیسی شخصیات صدیوں بعد خوش نصیب اقوام کو نصیب ہوتی ہیں، قوم ان کی قدر کرے۔

سیمینار کے اختتام پر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے ضرب امن کی دستخط مہم کا افتتاح کیا۔ سیمینار میں منہاج القرآن یوتھ لیگ کے سابق عہدیداران کو ان کی شاندار کارکردگی پر اعزاز اور شیلڈز سے نوازا گیا اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ کے موقع پر 65 پاؤنڈ کا کیک کاٹا گیا۔ منہاج القرآن یوتھ

لیگ کراچی کے صدر راؤ محمد طیب نے اختتامی کلمات ادا کیے۔

قائد ڈے تقریب (برطانیہ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ کے موقع پر تحریک منہاج القرآن برمنگھم، برطانیہ کے زیراہتمام ایک پروقار تقریب کا انعقاد ہوا۔ امیر تحریک برطانیہ ظہور احمد نیازی کی زیرصدارت منعقدہ اس تقریب کے مہمان خصوصی منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری تھے۔ تقریب سے منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے صدر سید علی عباس بخاری، معظم رضا، علامہ اشفاق عالم قادری، ڈاکٹر زاہد اقبال اور دیگر نے بھی اظہار خیال کیا۔

تقریب میں ابواحمد آدم الشیر ازی، علامہ محمد افضل سعیدی، علامہ اشفاق عالم قادری، معظم رضا، علامہ شاہد بابر، ڈاکٹر رفیق حبیب، علامہ ریاض قادری، علامہ بلال اشرفی، غزالہ حسن قادری، فاطمہ مشہدی، محمد ساجد ایڈووکیٹ، ہارون خورشید راٹھور کے علاوہ منہاج القرآن ویمن لیگ، منہاج القرآن یوتھ لیگ، منہاج القرآن سسٹرز لیگ، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اور پاکستان عوامی تحریک کے برطانیہ بھر سے کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کہا کہ منہاج القرآن دہشت گردی اور انتہا پسندی کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن چکی ہے اور ضرب علم کے ذریعے اسلام کے نام پر قتل و غارت کرنے والے فسادیوں کو علمی محاذ پر مسلسل شکست سے دوچار کررہی ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دنیا بھر میں احیائے اسلام، انسانیت کی فلاح اور مسلم نوجوان نسل کے دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے قرآنی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لیے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ امت کو جب بھی عالمی سطح پر دین اسلام کے بارے میں علمی و تحقیقی رہنمائی کی ضرورت پڑی ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صف اول میں نظر آئے۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے شرکاء بالخصوص نوجوانوں سے خطاب ہوتے ہوئے کہا کہ وہ عالم مغرب میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے سپاہی ہیں جو امن کے سفیر ہیں، نوجوانوں کے انفرادی کردار سے یہ بات عیاں ہونی چاہیے ان کا تعلق تحریک منہاج القرآن سے ہے۔ نوجوان اپنے اپنے ممالک میں دینی تعلیمات پر قائم رہتے ہوئے مقامی سیاسی، سماجی اور دیگر میدانوں میں بھرپور کردار ادا کریں اور ان تمام میدانوں میں کامیابی کے لیے حصول علم بنیادی نقطہ ہے، خود کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں اور جدید علمی و تحقیقی ذرائع کے استعمال سے اسلام کی ترویج و اشاعت کو عام کریں۔ تقریب میں معروف قوال قاری وحید چشتی اور محمد قیصر و ہمنواؤں نے اپنے فن کا بھرپور مظاہرہ کیا۔

تقریب کے آخر میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے مرکزی قائدین کے ہمراہ اور محترمہ غزالہ حسن قادری نے منہاج ویمن لیگ کی قیادت کے ہمراہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کا کیک کاٹا۔ اس موقع پر ان کی

درازی عمر اور صحت کے لیے اجتماعی دعا بھی کی گئی۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل کی ملٹی میڈیا ویب سائٹ کا افتتاح

منہاج انٹرنیٹ بیورو نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65ویں سالگرہ کے موقع ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لئے 19 فروری 2016ء کو منہاج القرآن انٹرنیشنل کی نئی ملٹی میڈیا ویب سائٹ کا تحفہ پیش کیا، جس کا افتتاح صدر تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے قائد ڈے کی مرکزی تقریب میں کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پوری ٹیم کو اس عظیم کاوش پر مبارکباد پیش کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے خطابات پر مشتمل منہاج القرآن انٹرنیشنل کی ملٹی میڈیا ویب سائٹ www.deenislam.com کے نئے ورژن میں بہت سے نئے فیچرز متعارف کروائے گئے ہیں۔ جدید تکنیکی تقاضوں کو مدِنظر رکھ کر نیا ڈیزائن تیار کیا گیا ہے۔ responsive ڈیزائن کی وجہ سے ویب سائٹ اب کسی بھی سائز کے سمارٹ فون اور ٹیبلٹ پر بہترین رزلٹ دیتی ہے۔

ویب سائٹ پر شیخ الاسلام کے خطابات مختلف ویڈیو فارمیٹس کے علاوہ آڈیو فارمیٹ میں بھی دستیاب ہیں، جو کہ آڈیو میں ڈاؤن لوڈ کیے جا سکتے ہیں۔ فیچرڈ خطابات کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ شیخ الاسلام کے پرانے خطابات کی دستیابی کے لیے 'اولڈ از گولڈ' کے نام سے بلاک دیا گیا ہے۔ اس وقت تک ویب سائٹ میں 1800 سے زائد ویڈیوز، 500 آڈیوز اور 2000 سے زائد شارٹ کلپس پبلش کیے جا چکے ہیں۔

خطابات کی جنرل سرچ کے علاوہ ایڈوانس سرچ کی سہولت بھی دی گئی ہے، جس سے صارفین کو خطاب نمبر، سی ڈی سیریل نمبر، تاریخ، مقام یا عنوان سے خطاب کی تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔

ٹاپ مینیو میں کیٹیگری اور کوئیک لنک کے بٹن دیئے گئے ہیں، جس سے صارفین شیخ الاسلام کے ہزاروں خطابات کو کیٹیگری اور سب کیٹیگری میں ایک کلک پر دیکھ سکیں گے۔ کوئیک لنک میں نئے اپلوڈ ہونے والے خطابات، پاپولر، زیادہ سنے جانے والے خطابات، اردو، انگلش، ویڈیو، آڈیو اور شارٹ کلپس کا لنک بھی دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام کے خطابات میں سے سوالاً جواباً ویڈیوز کے علاوہ سیاسی خطابات، شارٹ کلپس، ٹاک شوز، ٹی وی انٹرویوز، بیداری شعور پر مشتمل ویڈیوز کا بلاک بھی دیا گیا ہے۔ ہر خطاب کے نیچے سوشل میڈیا شیئرز اور کمنٹ کی سہولت بھی دی گئی۔

نئے خطابات کو HD کوالٹی میں فراہم کیا جا رہا ہے، صارفین کو نئی شامل کی جانے والی ویڈیوز سے فوری آگاہ ہونے کیلئے subscribe کی سہولت بھی دی گئی ہے۔ اس صورت میں کسی بھی ویڈیو کے ویب

سائٹ میں شامل ہونے کے فوری بعد وہ خودکار طریقے سے انہیں بذریعہ ای میل بھجوا دی جاتی ہے۔

منہاج القرآن ساؤتھ آف انگلینڈ کا ڈاکٹر حسن محی الدین کے اعزاز میں استقبالیہ (یوکے)

(رپورٹ: آفتاب بیگ)

سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے دورہ انگلینڈ کے دوران ہائی ویکمب پہنچنے پر منہاج القرآن ساؤتھ آف انگلینڈ کی طرف سے ان کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب میں منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے امیر ظہور احمد نیازی، صدر سید علی عباس بخاری، منہاج القرآن انٹرنیشنل ساؤتھ زون کے صدر محمد شاہد اور منہاج القرآن انٹرنیشنل ہائی ویکمب کے صدر حافظ سجاد حسین سمیت منہاج القرآن انٹرنیشنل کے کارکنان شریک تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا جس کی سعادت حافظ ظہور احمد نے حاصل کی۔ حافظ سجاد احمد نے تقریب کے شرکاء کو خوش آمدید کہا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کہا کہ انتہاء پسندی، دینِ اسلام اور امت مسلمہ کیلئے زہر قاتل ہے، ضرب امن کے ذریعے دنیا بھر سے بدامنی اور انتہا پسندی کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ انہوں نے مغرب میں رہائش پذیر والدین پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ آبائی ممالک میں دنیاوی اشیاء پر سرمایہ کاری کرنے کی بجائے اپنی اولادوں کے روشن اور محفوظ مستقبل پر توجہ دیں۔ بچوں کی تعلیم کو دیگر معاملات پر ترجیح دی جائے اور دنیاوی اور دینی علوم کو سیکھنے، سمجھنے اور عملی زندگی میں عمل درآمد کو اہمیت دی جائے تاکہ امن و امان، برداشت اور محبت پر مبنی معاشرے کو تشکیل دینے میں کردار ادا کیا جاسکے۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے بتایا کہ ماہِ اپریل میں منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ میں نوجوانوں کی روحانی تربیت کیلئے 'الہدایہ کیمپ' کا انعقاد کر رہی ہے جس میں پانچ سو نوجوان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تربیت میں چند ایام گزاریں گے اور اس دوران نوجوانوں کو انتہاء پسندی اور دہشتگردی سے نمٹنے اور اس موذی مرض سے اپنی نوجوان نسل کو بچانے کیلئے قرآن و احادیث کی روشنی میں علمی اسلحہ لیس کیا جائے گا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ظہور احمد نیازی اور سید علی عباس بخاری نے کہا کہ منہاج القرآن انٹرنیشنل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت میں عالمی سطح پر دہشت گردی اور انتہا پسندی کو ضرب امن کے ذریعے شکست دینے کی جدوجہد کر رہی ہے۔

تقریب کے اختتام پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ کا کیک کاٹا گیا اور ان کی درازیٔ عمر کے لیے دعا کی گئی۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے منہاج القرآن انٹرنیشنل ساؤتھ آف انگلینڈ کے کارکنان اور عہدیداران کو ان کی تنظیمی سرگرمیوں اور کارکردگی پر اعزازی شیلڈز تقسیم کیں۔

قائد ڈے تقریب شہداء انقلاب کی فیملیز کے ہمراہ

منہاج القرآن ویمن لیگ نے 15 فروری 2016 کو شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی 65 ویں سالگرہ پر کے موقع پر قائد ڈے کی تقریبات کا آغاز کیا تھا۔ اس سلسلے کی تیسری تقریب شہدائے انقلاب کی فیملیز کے ساتھ مورخہ 17 فروری 2016 کو منعقد کی گئی جس میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کی شہید تنزیلہ امجد کی بیٹی بسمہ امجد نے سالگرہ کا کیک کاٹا۔ تقریب میں ناظمِ اعلیٰ تحریک منہاج القرآن خرم نواز گنڈا پور، پاکستان عوامی تحریک کے چیف آرگنائزر میجر (ر) محمد سعید، شہید غلام رسول کی بیوہ، شہید محمد عمر کی والدہ، شہید غلام رسول کی بہن، مسز تنویر قریشی شہید، شہید صوفی اقبال کے بیٹے سمیت منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی قائدین اور کارکنان شریک تھیں۔

شہید تنزیلہ امجد کی بیٹی بسمہ امجد نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جانیں اپنے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پر قربان ہیں۔ بسمہ امجد نے شہدائے ماڈل ٹاؤن کو انصاف دلانے کیلئے آرمی چیف، چیف جسٹس آف پاکستان، انسانی حقوق کی تنظیموں اور میڈیا سے کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔

تحریک منہاج القرآن کے ناظمِ اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہدائے انقلاب کا خون حکمرانوں کی گردنوں پر ہے اور یہ گردنیں جلد پھانسی کے پھندے پر ہوں گی۔ خون کی ہولی کھیلنے والوں کو کسی صورت معاف نہیں کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ شہداء کے عظیم عزم اور ورثا کے استقلال نے تحریک منہاج القرآن کی قیادت اور کارکنان کے سر فخر سے بلند کر دیئے ہیں، اپنے شہداء اور زخمیوں کی کفالت کرنا جانتے ہیں۔ انصاف اور قانون کی عدالت میں حکومتی بربریت کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ آخری فتح مظلوموں اور شہیدوں کی ہو گی۔

پاکستان عوامی تحریک کے چیف آرگنائزر میجر (ر) محمد سعید نے کہا کہ انقلاب کے شہیدوں کو کبھی نہیں بُھلا سکتے۔ قاتلوں سے قانون کے مطابق قصاص لیں گے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ملوث دہشت گرد اور قاتل بچ نہیں سکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں امید کی روشن ترین کرن ڈاکٹر طاہرالقادری ہیں۔ جب دہشت گردی سے اسلام اور پاکستان کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا تو ڈاکٹر طاہرالقادری کی جرات مندانہ آواز نے دنیا کی سوچ بدل دی۔ انتہا پسندی اسلام اور پاکستان دونوں کیلئے زہر قاتل ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے جرات سے کام لے کر مٹھی بھر لوگوں کی زہریلی فکر سے انسانیت کو بچانے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی راہنما عائشہ مبشر نے کہا کہ تحریک منہاج القرآن کی قیادت ایسا ادارہ ہے جو علم و فکر کی شمع روشن کیے ہوئے ہے۔ تحریک منہاج القرآن کا دنیا کے 5 براعظموں تک پہنچ جانا ایک بیمثال کامیابی ہے۔

منہاج ویمن لیگ کی ’حجاب کانفرنس‘ میں شرکت

منہاج القرآن ویمن لیگ کے وفد نے 07 جنوری 2016 کو خانہ فرہنگ اسلامی جمہوری ایران میں منعقدہ حجاب کانفرنس میں شرکت کی۔ وفد کی قیادت منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی سیکرٹری تربیت عائشہ مبشر کر رہی تھیں۔ کانفرنس میں سمیعہ راحیل قاضی سمیت مختلف مکاتب مفکر کی خواتین شریک تھیں۔

عائشہ مبشر نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے سب سے پہلے عورتوں کے تحفظ اور انکے حقوق کا علم بلند کیا اور عورت کی عظمت و احترام اور اسکی صحیح حیثیت کا واضح تصور پیش کیا۔ اسلام دین فطرت ہے جو آرائش کا حکم دیتا ہے نمائش کا نہیں۔ قوموں کا عروج عورت کی حیاء اور مرد کی غیرت سے مشروط ہے۔ ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔ حجاب حکم الٰہی ہے جو امت مسلمہ کی تہذیبی علامتوں میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے، حجاب عورت کو آزادی، تحفظ، شناخت عزت ووقار عطا کرتا ہے۔ حجاب اختیار کر کے حیاء و عظمت کی مضبوط ڈھال اپنے گرد قائم کی جاسکتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ حجاب عورت کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ اسکی عظمت کی علامت ہے۔ خواتین امہات المومنین رضی اللہ عنہا کے کردار کو مشعل راہ بنائیں، حجاب اپنی مقرر کردہ حدود کے ساتھ ایک شرعی حکم اور دینی ہدایت ہے۔ حجاب اسلام کا عطا کردہ معیار عزت وعظمت ہے۔ حجاب عورت کا حق ہے کوئی پابندی یا جبر کی علامت نہیں۔ باحجاب عورت کیلئے معاشی ترقی کی راہیں کھلی ہیں۔ حجاب اعلیٰ تعلیم اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں، حقیقت میں حجاب خاموش دعوت دین ہے، دل کا پردہ آنکھ میں حیاء اور نیت کی پاکیزگی کا عملی اظہار حجاب ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قومیں اپنے امتیازات کو محفوظ رکھتی ہیں اور ان کی حفاظت پر فخر کرتی ہیں۔ حجاب اسلامی شعائر میں سے ہے جو سماجی فضا کو سالم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ حجاب کا مقصد سماج کی فضا کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو حجاب کا پابند بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے چراغ روشن کیے جائیں۔

آغوش

شیخ الاسلام کی 65 ویں سالگرہ کے سلسلہ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے آغوش میں قائد ڈے کی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں آغوش کے بچوں کے ساتھ محترمہ فضہ حسین قادری اور محترمہ سکینہ حسین قادری کی خصوصی شرکت نے بچوں کا حوصلہ بلند کیا۔ تقریب میں MWL کی مرکزی باڈی اور MWL لاہور کی تنظیم اور محترمہ نوشابہ حمید اور آغوش کے سٹاف اور بچوں نے شرکت کی۔ محترمہ گلشن ارشاد نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تقریب میں بچوں نے قائد کے ساتھ اپنی محبت اور جذبات کا اظہار تقاریر اور نغموں کی صورت میں کیا اور MWL لاہور کی جانب سے محترمہ سکینہ حسین قادری نے بچوں میں تحائف تقسیم کئے۔ مختلف مقابلہ جات میں بچوں نے انتہائی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔ آخر پر سالگرہ کا کیک کاٹا گیا اور محترمہ

شادی مبارک: محترمہ گلشن ارشاد مرکزی ناظمہ دعوت اور محترمہ مغیثہ فاطمہ سابقہ ضلعی نگران بہاولنگر کو رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ انہیں زندگی کے اس نئے سفر پر قدم قدم پر خوشیاں اور کامیابیاں نصیب ہوں۔ (منہاج القرآن ویمن لیگ)

تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام 19 فروری کے موقع پر قائد ڈے کی مرکزی تقریبِ سعید

تحریک منہاج القرآن فیصل آباد کے زیراہتمام سفیرِ امن سیمینار

منہاج القرآن یوتھ لیگ کراچی کے زیراہتمام ضربِ امن سیمینار

PC لاہور میں URI کے زیراہتمام خواتین کے عالمی دن کے موقع پر تقریب میں ویمن لیگ کی نمائندگی

جماعت اسلامی اور خانہ فرہنگ کے باہم تعاون سے حجاب سیمینار میں ویمن لیگ کے مرکزی وفد کی شرکت

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
APRIL-2016
LAHORE
Regd CPL No.45

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کی اسلام کے علمی و عملی، اخلاقی، روحانی، تعلیمی، معاشی، اقتصادی، سائنسی، فقہی، قانونی، انقلابی، فکری اور عصری

موضوعات پر **500** سے زائد کتب

ایسا انسائیکلو پیڈیا جو دلوں کی ویران بستیاں آباد کرنے کے ساتھ ساتھ
ذہنِ جدید میں پیدا ہونے والے اِشکالات کے مدلل جواب دیتا ہے
اور اصلاحِ احوال و اِحیائے اُمت کی ضمانت فراہم کرتا ہے